

تَمَيِّزِ حَيَاةٍ

لکھنؤ
پندرہ روزہ

اسلام دین و دنیا کا جامع

دنیا میں جس چیز نے سب سے زیادہ گمراہی پھیلائی وہ دین اور دنیا کا فرق ہے، دین کا کام الگ کیا گیا اور دنیا کا کام الگ، خدا کا حکم الگ ٹھہرایا گیا، اور قصر کا حکم الگ، دنیا کے حصول کا الگ راست بتایا گیا اور دنیا کے حصول کا الگ، نونہالان اسلام! یہ سب سے بڑی غلطی تھی جو دنیا میں پھیلی تھی، اس غلطی کا پردہ یہ یحیم محمدی کی تو انگن شاعروں نے چاک کر دیا، اس نے بتایا کہ اخلاص اور نیک نیت کے ساتھ اسی دنیا کے کاموں کو خدا کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق انجام دینا دین ہے، یعنی خدا کے اصول کے مطابق دنیا داری ہی دین داری ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ ذکر و فکر، گوشه نشینی، عزالت گیری، کسی غار اور بہاڑ کے کھوہ میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرو، دین داری سے اور دست و احباب، آل اولاد، ماں باپ، قوم و ملک اور خود اپنی آپ مدد، فکر معاش اور برداشت اور امتیاز ادا کرنے سے اسلام نے اس غلطی کو مٹایا اور بتایا کہ خدا کے حکم کے مطابق ان حقوق اور فرائض کو بخوبی ادا کرنا بھی دینداری ہی ہے۔

(حضرت مولانا سید جیمان ندوی)
(خطاب مدرس)

نی شمارہ - ۱۲/-

سالانہ زرع اعادوں - 250/-

روپری ۲۰۰۹ء

Postal Regd. No: LVV/NP/63/2009 TO 2011
R. N. I. No: UP Urd/2001/6071

Vol. No. 46 Issue No. 3

Mobile: 09415786548

Fortnightly
TAMEER-E-HAYAT
Tagore Marg, Badshah Bagh, Lucknow-07

Ph. Off.: 0522-2740406
Fax: 0522-2741221
E-mail: nadwarsancharmet.in

10-December, 2009

Phone: Shop. 0522-2274606
© 0522-2616731

محمد لارک م جو نیلسن

Mohd. Akram
Jewellers

Near Odeon Cinema, Lucknow

New

Ph: 2266786

Sana Jewellers

سنا جو پلر س

Riyaz Ahmad
Ghayas Ahmad

۳۰۱/۱۷ سرائے بانس، اکبری گیٹ، چوک لکھنؤ۔

301/17, Srai Bans
Akbari Gate, Chowk, Lucknow-3

Res: 2226177
Akbari Gate
2268845

Shop: 9416002532
2613736
5958875

سنے چاندی کی دنیا میں ۵ سالہ دیرینہ نام

حاجی صفی اللہ جو پلر س
ہمارا نیا شور و م

گلبری جمالہ کے سامنے ایمن آباد لکھنؤ پروپریٹر: محمد اسلم

HAJI SAFIULLAH JEWELLERS

Opp: Gadbadi Jhala Aminabad, Lucknow-18

لب کے لئے
قبا اونگ
مینو پیکر س

ڈیز اونگ - وند اونگ = ڈوم اونگ
فک اونگ - لان اونگ - ڈیمڈیٹ

ڈ کراس گوری بازار سرو جنی نگر کامبوروڈ لکھنؤ

Tel: 0522-2817580 - 9335236026 - 9839095795

لکھنؤ کے قدم مشہور و معروف صندل سے تیار کردہ

خوشبو دار عطریات

وہنیات، عرقیات، ایکٹر پنجھم بکر پر غوم، روم فیزی،
غوری فیم، ڈون گلاب، درو گیزہ، عرقی گلاب،
عمر کیزہ، اکریت، جمل پیڈاک

کی ایک جعل جانشینی،

ایم رج ٹریف لاگر ڈسٹ کامونیک ور

اظہار سن پر فیو مر س

اکنڈا بیک بھ
لائی ٹیک اسٹھنیات، سختی

PIZHARSON PERFUMERS
H.O.: Azam Gali, Chhawali, Lucknow
Tel: 0522-2252267 Mobile: +91-947000102
Branch: C-4 Jamia Market, Hazratganj
Lucknow 226001 U.P. INDIA Cell: 9425746972
E-mail: chhawali@rediffmail.com

Editor Shamsul Haq Nadwi Printed & Published by Athar Husain
on behalf Majlis-e-Sahafat-wa-Nashriyat at Azad Printing Press Mahboob Building Nazirabad Lko. Ph.: 0522-2614685

جدید لکش سونے، جاندی کے زیورات کیلئے ہمارے شوروم

گھنے پالیس

میں آپ کا خیر مقدم ہے

**GEHNA
PALACE**

Whenever you see
Jewellery
Think of us

حاجی نبی الرحمہ خان، حاجی نبی عروف خان، حاجی نبی راق خان (چاند)

ایک یمنارہ مسجد کے سامنے، اکبری گیٹ، چوک، لکھنؤ

Phone : 0522-2260433, Mobile : 9415024686

Tameer-e-Hayat
P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7
E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مشنون انگریز رائے سے اوارہ کا حقن ہوا ضروری نہیں ہے

اپ کے سوادی سر کے پیہا کیلی بکھر ہے کہ کافی کاپ کا در قادن فلم ہو گا۔ جلدی راق خان اسال باری اور

گی اوارہ کی پیدا فوجی دہی بخوبی کیس، کروں اور فرمودہ پہنچ کے اوارہ کے سامنے را جائیں۔ (تقریبیات)

پڑھنے پڑھنے اپنے نے آزاد بھٹک پریس، فلپریس اور کھنڈ سے طبع کیا کے فخر قیمی جیات

مکمل حجافت و ثیریات بیکوڑاگ، بادشاہانگ لکھنؤ سے شائع کیا۔

Hashmat Ali (Tameer-e-Hayat) Lko.

اس شمارے میں

- | | | |
|----|--|--|
| ۱ | علماء شیخی تھانی | شعر و دب |
| ۲ | آل ہیت رسول اللہ | ادارہ |
| ۳ | حشیح ندوی | سال نو۔ کوہ جارہا ہے.... |
| ۴ | ادارہ | چواغ دا |
| ۵ | علامہ سید سیفیان ندوی | اسلام میں حکومت کی تیزیت |
| ۶ | حضرت مولانا تاہید ابو الحسن علی حنفی ندویؒ | خلافت داشدہ |
| ۷ | مولانا عبدالمadjد ریاضی ادی | بے نظر وحدت مزاج... |
| ۸ | حضرت مولانا تاہید ابو الحسن علی حنفی ندویؒ | ماہ حرام |
| ۹ | حضرت مولانا عبدالمadjد ریاضی ادی | شبادت میں کا پیغام |
| ۱۰ | حضرت مولانا تاہید ابو الحسن علی حنفی ندویؒ | فقوش اقبال |
| ۱۱ | اقبال کارمہ موس | اقبال کارمہ موس |
| ۱۲ | عقلیت و روحانیت | عقلیت و روحانیت |
| ۱۳ | فضلاء ندوہ الحاسا کا عقل اور قلب۔ مولانا تاہید محمد واسیح رشید حنفی ندوی | فضلاء ندوہ الحاسا کا عقل اور قلب۔ مولانا تاہید محمد واسیح رشید حنفی ندوی |
| ۱۴ | سخن دلتواز | سخن دلتواز |
| ۱۵ | مولانا محمد حنفی | زندگی کا سفر |
| ۱۶ | ادارہ | ذرا دراء |
| ۱۷ | عبدالرحم ندوی | حضرت علی اسی دعیت |
| ۱۸ | حق گھوٹی و بیناکی | حق گھوٹی و بیناکی |
| ۱۹ | عجب چر ہے لذت آشائی | عجب چر ہے لذت آشائی |
| ۲۰ | حق و فتوی | حق و فتوی |
| ۲۱ | سوال و جواب | سوال و جواب |
| ۲۲ | کتاب ہدایت | کتاب ہدایت |
| ۲۳ | پڑوی کے حقوق | پڑوی کے حقوق |
| ۲۴ | تعارف و تبصرہ | تعارف و تبصرہ |
| ۲۵ | رسید کتب | رسید کتب |
| ۲۶ | خبر و نظر | خبر و نظر |
| ۲۷ | عامی جریں | عامی جریں |
| ۲۸ | محمد جاوید اختر ندوی | دپورت |
| ۲۹ | اورہ | پورہ میں رابط ادب اسلامی .. |
| ۳۰ | دہنڈ کار | دہنڈ کار |
| ۳۱ | ندوہ میں مسلم پرست لابورڈ کی میٹنگ ادارہ | ندوہ میں مسلم پرست لابورڈ کی میٹنگ ادارہ |

تَمَيْرِ حَيَاةٍ

جلد نمبر ۲۵
شمارہ نمبر ۲۵

۲۵ دسمبر ۲۰۰۹ء مطابق ۷ رحمہم الحرام ۱۴۳۱ھ

زیرسرپرستی

حضرت مولانا میخی مسند رانج حنفی ندوی

(ناظر عالم ندوہ اعلیٰ لکھنؤ)

پروفیسر صاحب احمد صدیقی

(معتمدہ اعلیٰ ندوہ اعلیٰ لکھنؤ)

زیر نگرانی

مولانا مسٹر حمزہ حنفی ندوی

(ناظر عالم ندوہ اعلیٰ لکھنؤ)

دری مسئول

حشیح ندوی

نائب مدیر

محمود حنفی ندوی

مجلس مشاورت

مولانا عبداللہ حنفی ندوی

مولانا تاہید خالد ندوی غازی پوری

• امین الدین شجاع الدین

سالانہ زرعاقون ۲۵۰ء

۱۲/۵ فی شمارہ

ایشیائی، یورپی، افریقی و امریکی ممالک کے لئے۔ روپیار

دفاتر تبلیغات کے نام سے بنا کیں اور در تحریکیات ندوہ اعلیٰ لکھنؤ کے پردہ کریں، پہلی

سے بھی ہائے والی قابل قبول نہیں۔ اس میں اوارہ کا انتساب ہوتا ہے۔ برداشت کریں اس کا خالی ریکس۔

ترسل زر اور خط و کتابت کا پتہ

Tameer-e-Hayat

P.O.Box No.93 Tagormarg, Badshah Bagh, Lucknow-7

E-mail: nadwa@sancharnet.in Ph: (0522) 2740406

مکمل محتوى

انگریز رائے سے اوارہ کا حقن ہوا ضروری نہیں ہے

آپ کے سوادی سر کے پیہا کیلی بکھر ہے کہ کافی کاپ کا در قادن فلم ہو گا۔ جلدی راق خان اسال باری اور

گی اوارہ کی پیدا فوجی دہی بخوبی کیس، کروں اور فرمودہ پہنچ کے اوارہ کے سامنے را جائیں۔ (تقریبیات)

پڑھنے پڑھنے اپنے نے آزاد بھٹک پریس، فلپریس اور کھنڈ سے طبع کیا کے فخر قیمی جیات

مکمل حجافت و ثیریات بیکوڑاگ، بادشاہانگ لکھنؤ سے شائع کیا۔

اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی

علامہ شبلی نعماں

سال نو — کد ہر جارہا ہے کد ہر دیکھتا ہے

مش احق ندوی

یہ محرم الحرام کا وہ مہینہ ہے افق پر بھرنے والے جس کے چاندنے بربان حال یہ اعلان کیا کہ اے اپنے علم وہن، تھی انی ایجادات اور سائنس کی ناقابل قیاس ترقی کر جانے والے انسانو! صدی بد صدی نہیں بلکہ (چودہ متیں) سال گزر گئے اس ذات گرای کی بھرت پر جو تم پیدا ہوا تھا اور جوان ہو کر بھی وہ یقین ہی رہا، قوم و قبیلہ کے وہی لوگ جن میں بڑے بڑے سرداران قریش اور رہ ساکہ شامل تھے۔ اس یقین کو صادق و امین کے لفظ سے صرف پکارتے بلکہ اپنی امانت اسی کے پاس رکھتے اور اس اعتماد کے ساتھ درکھتے کہ جیسے بہت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر کوئی چیز رکھدی ہو جہاں کسی کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اسی صادق و امین نے جب ان لوگوں کو جو وہم و مگان کے بے شمار بندھنوں میں بندھے ہوئے تھے یقین و اعتماد اور ایک قادر مطلق ذات پر ایمان لانے کی بات کی تو سمجھی کے تیور بدل گئے۔ بدل ہی نہیں گئے بلکہ اس پر اور جس نے اس کی بات مانی اور حقیقت اس کے دل میں اتر گئی، سب پر ایمان پھر کی بارش ہونے لگی، جس کی انتہا اس پر ہوئی کہ اپنا گھر بارہ ماں و جاندار، اور اس سب سے عزیز و محبوب خاتہ خدا کعبۃ اللہ کو چھوڑ کر مکہ سے نکلا پڑا، اور مدینہ منورہ کی قست جا گی، وہاں جا کر مقیم ہوتا پڑا، اتنا غیر معمولی واقع تھا کہ یہیں سے اسلامی تاریخ کا آغاز ہوا۔ ابتدائی عہد میں جو کچھ ہوا، ہوا، لیکن اس پورے (۱۳۰) سالوں میں اب تک اس صدائے حق کے خلاف کس کس طرح کی سازشیں کی گئیں اور کی جاری ہیں ان بے شمار سازشوں کے باوجود جو بھی کاتام و پیغام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔

شاعر کی زبان میں یہ کہنا بجا ہو گا کہ —

چلی شوئی نہ کچھ بادِ صبا کی
ابختے میں بھی زاف اس کی بنا کی

اس نئے سال کے آغاز پر جائزہ ہم مسلمانوں کو لیتا ہے کہ گذرے ہوئے سال میں ہم نے کیا کھویا کیا پایا، اور سال روایا میں ہم کو کیا کرتا ہے اور زندگی کے ان لمحات کو جن کے بارے میں قطعاً نہیں کہا جا سکتا کب تک حاصل رہیں گے اس اگلی زندگی کے لئے ہمیں کیا کرتا ہے جس کو سنوارنے کی راہ دکھانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تعریف لائے تھے، ہم خور سے کام لیں تو محسوس ہو گا کہ آنے والا ہر دن، طلوع ہونے والی ہر صبح بربان حال کہہ رہی ہے کہا۔ اب ادنیں لمحہ تازہ ہوں اور میں تمہارے عمل پر گواہ ہوں مجھ سے جو چاہو حاصل کر لو میں چلا گی تو پھر قیامت تک دوبارہ نہیں آؤں گا۔ لہذا ہم کو اس نئے سال کا آغاز تھے عزم و ارادہ اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ کرتا ہے یہ کتنی بھرت کی بات ہے کہ ہم اپنی عرضی زندگی سے ہر لمحہ دور اور دائی وابدی زندگی سے ہر آن قریب ہو رہے ہیں پھر کیا یہ بھرت کی بات نہیں کہ جس زندگی سے برابر دور ہوتے جا رہے ہیں ساری توانائیاں اسی میں لاگدیں ہم سمجھدی گی اور غور و فکر سے اپنا جائزہ لیں، سوچیں اور غور کریں تو معلوم ہو گا کہ جہاں سے دور ہو رہے ہیں ساری توجہ اور ہر ہے اور جد ہر جارہ ہے ہیں، نظر نہیں جا رہی ہے شاعر نے اپنی زبان میں اس غفت سے ان الفاظ میں متبرہ کیا ہے۔

گھر میں کوئی سینے نہ کوئی غلام تھا
بچی کے پینے کا جو دن رات کام تھا
گو نور سے بھرا تھا مگر نیل فام تھا
جہاڑو کا مشغله بھی جو ہر صبح و شام تھا
یہ بھی کچھ اتفاق کہ واں اذنِ عام تھا
واپس گئیں کہ پاسِ حیا کا مقام تھا
کل کس لیے تم آئیں تھیں کیا خاص کام تھا
حیر نے ان کے منھ سے کہا جو پیام تھا
جن کا کہ صفة نبوی میں قیام تھا
ہر چند اس میں خاص مجھے اہتمام تھا
میں ان کا فرمہ دار ہوں میرا یہ کام تھا
جن کو کہ بھوک پیاس سے سونا حرام تھا
خاموش ہو کے سیدہ پاک رہ گئیں جو ادب کا مقام تھا
یوں کی ہے اہل بیت مطہر نے زندگی
یہ ماجراۓ دختر خیر الاتام تھا

☆☆☆☆☆

اور قانون عدل و انصاف کے احتجاء کے ذریعے ہیں، اگر یہ دو قوں یا تین ہوں تو وہ اسلام کی حکومت نہیں، خواہ وہ مسلمانوں کی ہو، دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت و مطاقت، شان و شوکت اور مال و دولت کو صرف خدا کی مرضی کے حصول میں صرف کیا جائے، اگر یہ نہ ہو تو یہ سلطنت، یہ عیش و عشرت، یہ دولت و حشمت اور جاہ و مال، سو ماں کا موجب ہو جائے گا، اسی لیے ضروری ہے کہ کوئی فرستے ہی نہ لکھا جائے اور نہ دل میں اس کی لوگتے پائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ یہ دنیا کی سلطنت و حشمت، اور مال و دولت دنیا کی نہیں، بلکہ صرف آخرت کی آرائش کے لیے ہے، دنیا آخرت کی بھتی ہے، یہ بھتی دنیا کے لیے ہے، تو آخرت کے آرام سے محروم ہو گی، اور اگر آخرت کے لیے ہے تو دنیا اور آخرت دونوں ہی کے لیے فوز و فلاح کا موجب ہے۔

”مَنْ كَانَ يُرِيدُ خَرْثَ الْآخِرَةِ فَنَذَلَهُ فِي حَرَثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا فَنُؤْتَهُ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نِصْبٍ۔“ (شوریٰ: ۳)

”بُوْخُشْ آخرت کی بھتی کا خواستگار ہو، اس کو ہم اس میں سے دے دیں گے اور جو دنیا کی بھتی کا خواستگار ہو اس کو ہم اس میں سے دے دیں گے اور اس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔“

”اور جو خوش دنیا میں اپنے اعمال کا بدل چاہے اس کو ہم سمجھیں بدل دے دیں گے، اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو، اس کو ہم اب جعل کریں گے، اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب بہت اچھا صد دیں گے۔“ (آل عمران: ۱۵)

یہی سب ہے کہ مسلمانوں کو ہر قدم پر ہوشیار کیا گیا ہے کہ دولت فانی کے چیزوں کو کوت بھولو، کوئکہ بھائی کی لذت، عیش و عشرت، آرام و راحت اور دولت و سلطنت آخرت کے لذتیں،

اسلام میں حکومت کی حیثیت و اہمیت

(شہادت زندگی ایمان محکم سے ہے دنیا میں)

علامہ سید سلیمان ندوی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے زمانہ میں پہلے کمری کے شہر، پھر قصر کے شہر اور قصری و فتح میں جب کہ اسلام کی دنیاوی طاقت ہنوز دشمنوں جیش کے شہر نظر آتے ہیں، اور حضور ہر دفعہ بلند آواز اور بعض خدا کے فضل (یعنی معاشر) کی حلاش میں ملک میں سفر کرتے ہیں۔

لیکن اس سے اتنا گاؤ اور اتنی دیپسی کی آقا کے حکموں کو بھلا کرایی میں لگ جانا اور اتنا لگ جانا کہ حرام و حلال کا بھی خیال نہ رہے، حق تلقی اور ظلم و زیادتی کے ساتھ اس میں لگ اور ڈوب جائے ہوئے خطرے کی بات ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو ہم میں سے اکثریت کا بھی حال ہے، یہاں شروع ہونے کا دستور بھی ہے کہ دنیا کے ہر شعبہ کے لوگ گزرے ہوئے سال کا حساب لگاتے اور نفع و نقصان کا جائزہ لیتے ہیں پھر نئے سال کا آغاز بیعزم و حوصلہ اور دورانہ بھی دور بینی کے ساتھ کرتے ہیں۔

پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لوار خدا کا فضل حلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہوتا کہ بجات پاؤ۔

”وَسَرِيْجَدْ فَرِيْمَايَزْ آخَرُوْنَ يَصْرِيْبُونَ فِي الْأَرْضِ يَتَعَوْنُ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ (مزمل: ۲۰)

لیکن اس سے اتنا گاؤ اور اتنی دیپسی کے حکموں کو بھلا کرایی میں لگ جانا اور اتنا لگ جانا کہ حرام و حلال کا بھی خیال نہ رہے، حق تلقی اور ظلم و زیادتی کے ساتھ ہوئے ہوئے خطرے کی بات ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو ہم میں سے اکثریت کا بھی حال ہے، یہاں شروع ہونے کا دستور بھی ہے کہ دنیا کے ہر شعبہ کے لوگ گزرے ہوئے سال کا حساب لگاتے اور نفع و نقصان کا جائزہ لیتے ہیں پھر نئے سال کا آغاز بیعزم و حوصلہ اور دورانہ بھی دور بینی کے ساتھ کرتے ہیں۔

تو ہمیں بھی یہ سوچ کر کہ اس فانی دنیا سے ایک سال دور اور باقی رہنے والی داعی زندگی سے ایک سال قریب ہو گئے ہیں۔ جس دنیا سے قریب ہو رہے ہیں اس سے کتنا غافل اور جس سے دور ہو رہے ہوئے ہیں اس پر غور کرنا چاہئے، اور اعمال و کردار کا پورا جائزہ لیتا چاہئے اور یہ الحساب سے پہلے اپنا حساب درست کر لیتا چاہئے، اسی لئے ہم کو تجدیلی گئی ہے کہ ”حسابو اصلاب لئے جانے سے پہلے اپنا حساب درست کر لو کہ اس عالم فانی کا سب کیا کرایا آنکھوں کے سامنے آجائے گا جس کو قرآن کریم نے اس طرح بیان کر کے ہم کو آگاہ کیا ہے۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنْ قَالَ ذَرْهَ خَيْرًا يُبَرَّهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنْ قَالَ ذَرْهَ شَرًّا يُرَدَّهُ۔ (زلزال: ۸۷) تو جس نے ذرہ بھر تکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ بھر رائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

اچھے برے عمل کا ذرہ ذرہ سامنے آجائے گا، دل بلا دینے والی یہ وہ آیت ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ العمان رحمۃ اللہ علیہ جن کے فقہ و فتاویٰ کی روشنی میں مسلمانوں کا سوا عظم زندگی گذارہ ہا ہے، کے امام نے عشا کی نماز میں ایک دن بھی آیت پڑھی تو امام صاحب پر ایسا خوف طاری ہوا کہ پوری رات گریدہ کیں گذاری اس طرح کہ نمازوں کے چلے جانے اور پھر صحیح ہو جانے کا ہوش نہ رہا صحیح کو موزون نے نماز جمیکی اطلاع دی تب ان کو محسوس ہوا کہ رات گذر گئی موزون سے کہا ہماری اس کیفیت کی خبر دوسروں کوئی کہتا نہیں۔

ہم ذرہ پچھے مذکور کی بھیں کہاب تک ہمارے اعمال نامہ میں کیا کیا لکھا گیا ہے، اور آگے ہمیں اس کی تلافی کس طرح کرنی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سال نو کے سفر کو اپنی مرضی کے مطابق طے کرنے کی توفیق دے۔

☆☆☆☆☆

بے نظیر وحدتِ مزاج و وحدتِ منہماج

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسین ندوی

راشدہ کا بھل جوستھا، جس میں جیا کے مزاج اور طرز زندگی کی پوری نمائندگی تھی، واقعہ راشدہ اور میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بے نظیر صلاحت و استقامت اور اس فتنہ عالم آشوب میں مغلی بھر جماعت صحابہ کے ساتھ پورے ملک عرب سے جنگ کرنے کا عزم اور فیصلہ پھر میں اس نازک وقت میں جب کہ ایک ایک سپاہی جمیش کا قائم مقام تھا، اور اسلام کا مرکز اُفیل (مدینہ طیبہ) دشمنوں کے فرض میں تھا، جمیش اسامیٰ گوشام کی جانب روانہ کر دینے اور منشاء غنیوی کے سخیل پر (حالات و تحریکات کا لحاظ کئے بغیر) اصرار، پھر مسلمانوں کی موت و حیات کی اسی فیصلہ کن گھڑی میں دنیا کی دو ظیم ترین شبہتھیوں (رومہ اکبری اور قارسِ عظیم) میں جنگ کا سلسلہ چھپڑ دینا، ایمان و اطاعت کا وہ واقعہ ہے، جس کی نظر صرف انبیاء اور ان کے خلفائے اور احزم کی تاریخ میں مل سکتی ہے۔

ای کے ساتھ زمانہ خلافت و فتوحات میں اسی زاہدان زندگی گزارنا جس میں بیت المال کے روزینے سے مٹھ کا ذائقہ تبدیل کرنے اور پچھوں کا منہ میٹھا کرنے کی بھی مجنحائش تھی، اور پھر انتقال کے وقت اس پوری رقم کو جو زمانہ خلافت میں (مسلمانوں کے قیطے سے) بیت المال سے اپنی گزرواقات کے لیے لی تھی، ذاتی زمین فروخت کر کے بیت المال کو واپس کر دینے اور اس پورے سامان کو جس کا خلافت کے دور میں اضافہ ہوا تھا، بیت المال میں منتقل کر دینے کی وصیت زہد و ایثار کے ایسے واقعات ہیں، جن کی نظیر شاید ایمان و عبیم اللہ عنہم وارضاہم کی زندگی اور دور خلافت، خلافت اور جو اسی اصل کا "طل" ہے، جس کی خلافت اولیٰ کا

رام سطور کے نزدیک خلافتِ راشدہ اور اس جاتی تھی۔

کے ارکان اربعہ کی یہ تجیر صحیح نہیں کہ وہ چند مختلف المزاج و مختلف الاغراض، تباہِ الاصالیب اشخاص اسلامی مملکت کی وسعت کا نام ہے، نہ کہ ت کے اتفاقی جموعہ کا نام ہے، اور یہ چاروں حضرات فتوحات کا، زکامیابیوں کے تسلیل کا، اگر معیار سیکی چار مختلف سیاستوں اور رجھات کی نمائندگی کرتے ہو تو پھر ولید بن عبد الملک اور ہارون الرشید کو سب میں، بخت واتفاق نے ان کو ایک زنجیر (خلافت) سے برا غلیقہ راشد مانتا پڑے گا، خلافتِ راشدہ نام و قیادتِ اسلامی) میں جوڑ دیا، ان میں سوائے ایمان ہے نبی کے مزاج اور طرز زندگی میں غایبات کاملہ کا، و اخلاص اور صداقت و حقانیت کے کوئی مشترک عصر نبوت کا انتیازی مزاج کیا ہے؟ ایمان بالغیہ نہیں، جو لوگ زیادہ تاریخی بصیرت اور وقت نظر کا وقت، اطاعتِ الہی کا جذبہ صادق و کامل، غیر اظہار کرنا چاہتے ہیں، وہ خلافتِ راشدہ کو دو حصوں پر شہود، احکام پر مصالح و فوائد کو قربان کرنا، دنیا اور خلفے راشدین کو دو گروپوں پر تقسیم کرتے ہیں، سے کم سے کم مقتضی ہوتا اور دوسروں کو زیادہ میتھی کرنے کی کوشش کرنا، یہ وہ اجمال ہے جس کی اور خلفے راشدین کو زندگی کو ترجیح دینا، اسباب دنیا اور باتی رہنے والی ہے، کیا تم سمجھتے ہیں۔ (قصص: ۲)

"إِنَّ الدُّنْيَا حَلِيقَتْ لَكُمْ وَأَنْكُمْ خَلْقُتُمْ يَسْجُرُ كُلَّهُ۔
وَلَعِذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُوا إِبْقَى۔" (طہ: ۷)

"وَنِيَا تَمَارَے لَمْ يَبْدَا كَيْ حَنِيْ ہے، اور مِنْ
آخِرَتْ كَيْ يَبْدَا كَيْ گَنِيْ ہو۔"
قرآن نے یہ بھی بتایا ہے کہ گودنیا کی ساری دیر ہے والا ہے۔

اگر آخِرَتْ کا خیال کے بغیر دنیا کے ذرہ ذرہ پر چیزیں انسانوں کے لیے ہیں:
"وَهِيَ تَوْبَہِ جَنِيْ ہے اور دنیا کے مال و دولت سے
اپنا گھر بھی بھر لے تو اس کی یہ ساری محنت اکارت میں ہیں، تمہارے لیے بیدائیں۔" (بقرہ: ۳)

اور یہ ساری دولت و حشت بے سود۔
جو لوگ اپنی غلبی سے دنیا کے باقی معاوضہ کی مقابلہ میں ترجیح کے وزینت کے باقی معاوضہ کی مقابلہ میں ترجیح کے قابل سمجھتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لفظوں میں ہوشیار فرمایا:
"وَرِضِيْتُمْ بِالْحِيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَانَتْعَ
الْحِيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ لَا فَلَلْ۔" (جوہر: ۶)

اسی تم آخِرَتْ کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش اخنوں نے دنیا میں کئے، سب بریاد اور جو کچھ وہ ہو گئے تو دنیا کی زندگی کا فائدہ آخِرَت میں بہت دنیا کی ساری بادشاہی آخِرَت کی نعمتوں کے معنوی ہے۔

اور جو حیثیت کو دنیا کی زندگی کا فائدہ مقابلہ میں پر کاہ سے بھی نکرے ہے۔

"وَنِيَا کی زندگی کے فائدے تو آخِرَت کے مقابلہ بہت سی کم ہیں۔" (توبہ: ۲)

کی زبان سے اس حقیقت کو بیوں ظاہر فرمایا:
"وَمَا الْحِيَاةُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ حَتَّى
وَيَقْبَلُ" (اعلیٰ: ۱)

"وَمَكْرُمُ لوگ دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو
حالک آخِرَت بہت بہتر اور پاکندہ تر ہے۔"

"اوَّل آخِرَت کا گھر پر ہر یگر لوگوں کے لیے
بہتر ہے، کیا تم سمجھتے ہیں۔" (اعراف: ۲۱)

"اوَّل آخِرَت کے ساتھ آخِرَت کی دولت نہ ہوتی
انہی معنوں میں الدینیا مزرعہ الآخرۃ (دنیا
اوَّل آخِرَت کی کمیت ہے) کا فقرہ زبان زدے۔"

(آل عمران: ۱۹)

"فَإِذَا قَهَّمُ اللَّهُ الْآخِرَةِ فِي الْحِيَاةِ الدُّنْيَا
اسلام یہ ہے کہ دنیا گودنیا کے لیے نہیں، بلکہ
دیا گوئی بادشاہی اور فتح و کامرانی کی خوشخبری دی گئی
"پھر ان کو خدا نے دنیا کی زندگی میں رسولی کا خطبوں میں یا اکثر دیر لایا جاتا ہے۔

نمبر ۲۵، ۲۰۰۹ء
تیریج ۲۵، ۲۰۰۹ء

شرف ان کو حاصل تھا۔

چھوڑ کر گئے ہیں، اور جو اس نظام خلافت کے شایان شوہش اور ترک خلافت کے مقابلہ کے موقع پر کیا، اور بالآخر مظلومات شہادت پائی، پھر اساب غنا کی کو "منہاج نبوت" پر باقی رکھ کے لیے ان تمام فراوانی موجودگی میں اپنی ذاتی زندگی میں اس زبرد سخنگوار فراخپ کو اجتماع دینا جو اس کے لیے سوہان و ایک انتہار جوان کے تمن نامور پیشوؤں کی تعداد اسلام کے بجائے اللہ کی حق دفترت اور اسلامی افواج کے اعمال و اخلاق اور اعلیٰ ارشاد پر اعتماد، یہ میوک کے مزركے موقع پر (جس سے حت مزرک زیتون کے تجل سے روئی کھانا وہ صحیح خلافت ہے) تاریخ اسلام میں کم پیش آیا ہوا) اسلام کے جس کی خلعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکایت کرنا، نہ راحت کی طلب، نہ محبت کا تکوہ، نہ وہ متذہب سالار خالد بن الولید کو اسلامی افواج کی وہستوں کا مگلہ، نہ دشمنوں کی بدگوئی، مدح و ذم سے قیادت علیہ سے مزول کردیا، اور ابو عبیدہ جیسے نرم خودزم مزاج کو قائم مقرر کرنا، عظیم ترین تحال کا بے انداز اسی سلسلۃ الذہب کی آخری کزوی این عم مسلسل اور سی کا ایک سلسلہ غیر منقطع، دریا کا لاگ اصحاب، جبل بن الاسم جیسے سردار قوم اور بادشاہ پر ایک غریب فراری کے مقابلہ و معاملہ طور پر نمایاں وروشن ہے، اس طلائے خالص اور اس میں تھاں جاری کرنا، ایسی ایمان و اطاعت کی جوہر اصلی پر بخل اور صفائی کی جگتوں کا جو عمارتی تھیں، جنوبیت کا مزاج اور خلافت راشدہ کا طرح ذوالفاران کے ہاتھ میں سرگرم و بے زبان پڑ گیا ہے، اس کو اگر آپ ہنادیں، تو اس گوہر آبدار کی تمدن ایضاً ہے۔

پھر ان کا زہدانہ زندگی خلافت نبوت کے وہ تمام خصائص نظر آجائیں جو اس کے تین سرگرمیں اور بخوبی وہ کیا ہے کہ اسی ایمان و اطاعت کا وہ مقام ہے جو "صدق یقین" مسلمانوں اور ان کی دیسی مملکت کی عام آبادی کو میر پیشوؤں اور زندگی کے رفیقوں میں مشترک ہیں، حکم نہیں تھی، بیہاں تک کہ لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ اور اصول پر مصلحت و سیاست کو قربان کرنا، خلافت اور میکاتنے طول کی بیچا تودہ، حق جیسیں کیسے کے بقاء و انجام کے لیے ان تمام طریقوں اور تدبیروں کے اختیار کرنے سے انکار کر دیا جاؤں اور ان کی زندگی اور تدبیروں کے اختیار کرتے ہیں، لیکن خلافت نبوت کے ارشاد کی خلیفہ اذل کی نیابت ان کے ایمان بالغیب اور ایمان ایک بڑا امتحان بن ہے تو ہے، جس کی اصل عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ اور ایمان میں، بخوبی حکومت اور ایمان میں سے ایسے اصحاب کو ان کے عہدوں سے سبکدوش کر دینے میں ہائل نہ کرنا اسی طرح وہ ثبات و استقامت اور وہ عزم جو اس کی نظر میں ورع و قوی کے اس بلند معیار پر اس محال اور ان واقعات سے بہت مختلف تھے، جس دلیقین جس کا انتہار حضرت عثمان نے ملوایوں کی تھیں، جس پر رسول نبیک اور اس کے خلفاء میں ان کے پیشوؤں خلافاء کے ایمان بالغیب اور جنبہ

اطاعت کا انتہار ہوا تھا، اس لیے بہت سے موظفین اس مزاج و منہاج میں بھی کی کمال نیابت کی، ناقہ کار اور اہل قلم اور مدد عیان فکر و نظر بھی اس کی حقیقت بھئے سے قاصر ہے، وہ جس کو داخلی فتنے اور مسلمانوں کی خانہ جنگی کہتے ہیں، ہم ان میں مسئلے ہے، اور سوال ان فوائد سے کسی شخص اور اس استقامت اور ایمان و یقین کا مظاہرہ کرنا چاہئے، اس کی رہنمائی ہم کو ایک بکر صدیق کی حیات طیبہ حضرت علی گونہ صرف معدود بلکہ ماجور پاتے ہیں، ہم کی مند پر میٹھے گا، اور ساری تکش اسی بات کی تھی، اور خلافت راشدہ سے حاصل ہوتی ہے، عدوں شام) ایک اجتہادی غلطی کا مرتكب تھا، اس لیے اس کی حالانکہ سوال بھی کے فرائض انجام دینے اور اس کی وشایب اور اسکن و نظام کے زمانہ میں کس استقامت کی تحلیل و تفسیر ہرگز درست نہیں، لیکن ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے اپنی خلافت میں خلق خدا کو زیادہ سے زیادہ نہیں اور خطوط اور سامان جو کچھ کیا وہ ایمان و اطاعت کے جذبہ، اور ادائے معیشت میں سے کم سے کم لینے، زیادہ سے زیادہ فرض کی روح کے ساتھ کیا اس لیے یہ عمل ان کے محنت کرنے اور کم سے کم راحت و فراغت حاصل کرنے کا سوال تھا، اور اس میں کیا شبہ ہے کہ اور دلیری اور کس ایمان و یقین کی ضرورت ہے، اس کا نمونہ ہم کو حضرت عثمان اور حضرت علیؑ کی زندگی خلافت راشدین نے یہکے بعد مگرے اس حق کو ادا کر ہے، اگر اسلامی تاریخ کے ذخیرہ میں صرف میں ملتا ہے، اور خلافت صدیقی و خلافت فاروقی کا تو تھی، کر کے دکھایا، نبوت خلافتِ الہی ہے، اور خلافت یہ فرق زندہ، تخفف و قاتعت کی ایسی زندگی تھی کہ اس راشدہ خلافت نبوی ہے، اخلاق و صفاتِ الہی میں برا برا کی دو خصیں ہیں) اور صرف خلافت صدیقی زمانہ کے بڑے بڑے زندگی میں ان کی ہمسری درجہ "حمدیت" کا ہے، اور خدا کی شان "بیطعہ" اور خلافت فاروقی کا نمونہ ہو تو یہ رہنمائی ناتمام ہوئی، اور خلافت فاروقی کے ساتھ بخال حکومت نہیں کر سکتے تھے، اور بالآخر ان کے ساتھ بخال حکومت و لایطعہ" کی ہے، اتنا ان اس مقام سک تو کیا تھی اور ان کے قریب ترین عزیز بلکہ حقیقی بھائی عقیل بن ابی اسکا ہے، اس کی مزاج بھی ہے کہ وہ دوسروں کے اور دو راستا اور دو روپ تھے کے لیے، مسلمانوں کے پاس تکید و اباعث کے لیے کوئی امام اور پیشوادہ ہوتا کو زیادہ سے زیادہ فیض بخپاٹے، اور ان سے کم سے طالب بھی ان کا ساتھ دے سکے۔

جس امت کے لیے قیامت تک باقی رہنے اور تمام درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کم فیض اٹھائے، جہاں تک "بیطعہ" (دوسروں کو کھلانے کا) تھا، اس کا ہاتھ کشادہ، اس کی انسانی ادوار اور تاریخ کے نسب و فرماز سے گزرا محبہ کرام میں جو ایمان بالغیب اور ایمان بالآخرة ہمت بلند، اور جہاں تک "بیطعہ" (دوسروں بیدا کیا، اس نے ان کے ذہن و دل، سیرت کا کھانے) کا تھا، اس کا ہاتھ کشیدہ اور اس کی دلخلاق، زندگی و کردار اور معیشت و سیاست کو ایک سنت سانچے میں ڈھال دیا تھا، غسر و سر، کامیابی ایجاد کے ساتھ ان میتوں کو فراہم اور اس رہنمائی کو حکم کر دیا رضی اللہ تعالیٰ عن ایسی عدیل ہت ساقیت فطرت عربی دلکشی، وکر و عثمان و علی و اوصاصهم و اکرمهم بے تکلف انتہار ہوتا تھا، اس ایمان کے سلسلہ راتم کے زدیک اسلام کی زندگی میں چیز و جزاہم عن الاسلام و عن هندۃ الائمه بخوبی ایسیں تھیں، وہ ایسی معنی میں آتے والے تمام ادوار و مرامل کی شماں کی خلافت دلماز کڑیاں خلفاء راشدین ہیں، وہ ایسی تھیں میں ان کے پیشوؤں خلافاء کے ایمان بالغیب اور جنبہ خلفاء راشدین ہیں کہ نبوت کا یہ مزاج اور نبی کی راشدہ کے اس تختے سے دور میں (جو ۳۰۰ سال سے

کے شایاں نہیں تھی، کیونکہ مردِ مون زندہ جاوید ہے،
وہ اپنے پاس ایک زندہ جاوید پیغام رکھتا ہے، اس کی
کے سینہ میں ایک زندہ جاوید مقصود کے لیے بڑھتی ہے،
زندگی ایک زندہ جاوید مقصود کے لیے بڑھتی ہے،
خاتق کائنات نے اس کا انتخاب اپنے پیغام کے لیے
کیا ہے، دنیا میں نئے والے تمام انسانوں کے واسطے
یہ پیغام ایک ہمدردگیر ہدایت، اخلاقی تربیت اور امت

اقبال کا مردمون

حضرت مولانا سید محمد راجح حسینی دروی

شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ اقبال علی الرحمہ اپنے اس زمین کی پستیوں میں اس کا مقام نہیں ہے، خدا نے معاصرین میں چھٹی کے شاعر شمار کے جاتے ہیں، وہ کے نزدیک مردمون کو رنگِ نسل اور قوم وطن کی گلروخیال اور فلسفہ و فن کے اندر بلند مقام پر فائز ہیں، دنیا میں مردمون کے مقام و مرتبہ اور انسانی حدود میں بندیوں کیا جا سکتا ان کی نظر میں ایک مردمون کی پیچان یہ ہے کہ آفاق اس میں گم ہوا رہہ زمان و رحمت کا اور اس کا مسلم ہے اور ان کو عمل خطرے سے آگاہ کرنے والا ہے جس میں بیک وقت دنیا اور انسانیت دو قوں کی بلاکت و فلکت ہے۔

گھری ہے، ان کے کلام میں اسی قوت اور ارشادگیری علماء اقبال فرماتے ہیں کہ مردمون دنیا کی امانت اور امت کی قیادت و سیادت کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اس کے لیے عالم کی قیادت یہ زیبائے افکار و تخلیقات بڑے قیمتی اور عظیم الشان اہمیت میں گردیدیں ہیں کیا جائے کہ مردمون دنیا کی

اور ساری حقوق اس کی تائیخ فراہی ہے، مسلمان اس کے حوالی میں، بلند و سعی فکر، بیانی ذہانت اور مطالعہ کی گھرائی ان کی زندگی کے عناصر تھے، جسے انہوں سلسلے میں اپنے پروردگار کے حکم کا تائیخ و مطیع ہے وہ خدا کی اجازت کے بغیر کوئی فعل صادر نہیں کرتا وہ تو کمی شایین سے۔

نہیں تیرا نیشن قصر سلطانی کے گنبد پر تو شاییں ہے بیسا کر پہاڑوں کی چھاؤں میں وہ اسے پسند نہیں کرتے کہ مردمون کی

اقبال کے رجھاتات پر ریسرچ کیا تھا۔

اقبال نے پسمندہ اور پچھڑی ہوئی امتوں کے زوال و ادبار کو دیکھا، ان میں وہ قوم کمی تھی جس کی

زوال نگاہ انہیں میدانوں میں مست کر رہ جائے ہیں جس کی عمدہ رفتہ میں تباہ و درخشاں تاریخ تھی اور جس کا اور بیدار ہمت و دیکھنا چاہیے ہیں ان کی نگاہ جس س

سازہ عزت و شرف بام عروج پر تھا۔

ڈاکٹر اقبال نے زمین اور اس کی پستیوں پر میں مومن وہ ہے جو ہر میدان میں بیش پیش اور ہر دم لگاہ ڈالی، انہوں نے آفاق میں گم ہو کر مردمون کے روایا پکھ دوال ہو۔

کافر ہے تو ہے تائیخ تقدیر مسلمان مقام کی تلاش و جستجو کی بالا خاصل نظر آیا کہ مردمون کوئی سی رکھتا ہے؟ یہ ایک زندہ سیکی کے لیے توہین

مومن ہے توہ آپ ہے تقدیر الٰہ کا مقام اس وسیع کائنات میں بہت بلند و بالا ہے،

بہبیت، مہبیت کا کوئی دن، دن کا کوئی محنت ایسا نہ گزرنے پائے جس میں آپ اس سے غافل ہوں! اسی عارف نے کہا ہے۔

جان داد نہ داد دست درد دست زیب

حق کہ بیانے لا الہ است حسین

(امی جان دیدی لیکن زیب کے ہاتھ میں اپنا

ہاتھ نہ دیا، قسم خدا کی لا الہ الا اللہ کی بنیاد حسین میں ہیں)

مولانا عبدالمadjid ریاضی باوی

شہادت حسین کا پیغام

ماہ حرام

شید دشت کر بیا، حسین بن علیؑ آپ کے عقیدہ میں زندہ ہیں یا مرد ہو؟ آپ ان کی حیات کے قائل ہوئی ہیں، یزیدی طاقتیں آج پھر عروج پر ہیں، لیکن ہبے سوگ منایے اور شیعوں سمجھے، لیکن اگر زندہ ہیں، یہ، یادوں کے یہ راه حق کے شہیدوں کی زندگی تو کوئی اختلاف نہیں۔ اگر آپ مسلمان ہیں تو نہدیہ سوچنے کے ان کی اعانت و نصرت، ان کی خدمت کو حضرے ہے؟ اٹھنے اور لکھنے کے علم کو سنبھالنے، بڑھنے و غلائی، ان کی اطاعت و میتوں سے بڑھ کر آپ کے تعلیم کر تے ہوں گے۔ شہید کی زندگی، قرآن مجید و حدیث رسولؐ سے پسراحت تمام ہاتھ ہے، پھر حسینؑ کی زندگی میں آپ کو کہ کہ شہید اور یا شہید کی زندگی اور میتوں کی زندگی ہے، پرہ صرف آپ ہی کے کان، علیؑ کی ضرورت ہے، آپ کے بجا اور تماشی نہیں۔ آج کو درول پر پڑا ہوا ہے، اپنے کان لگائے اور اس کی پکار کو سنے، اپنی آنکھ کھولنے، اور اس کے پھر وہ تو آج سب زندہ شہیدوں سے بڑھ کر زندگی رکھنے والا ہے، سب زندوں سے بڑھ کر زندہ ہے، پھر آج آپ اس کا ماتم مردوں کی طرح کیوں کر رہے ہیں؟ آج اس کا نام لے کر زبان نو خوانی میں، اور ہاتھ میں کوبی میں کیوں مصروف ہیں؟

حمدہ طباعت بہترین کاغذ خوبصورت سرور ق

۱۔ القراءة الراشدة (اول)

قيمة:- 18/-

۲۔ القراءة الراشدة (دوم)

قيمة:- 22/-

۳۔ القراءة الراشدة (سوم)

قيمة:- 30/-

ناشر

مجلہ صحافت و نشریات
میگر مارگ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ

فضلاء ندوہ العلماء کا عقل اور قلب میں امتحان

مولانا سید محمد واسیح رشید حنفی ندوی

یہ بات علماء سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اسلاف کے تعلق سے کہی تھی، ورنہ یہ بات سب سے زیادہ خود انہی پر صادق آتی ہے، ان کے ساتھ مولانا عبد الباری ندوی، مولانا ذاکر عبد العلی حتیٰ سابق ناظم ندوہ العلماء اور مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی کو شامل کر لیا جائے تو ایک کامل جامعیت نظر آئی گی، یہ چاروں نقشبندی، ذہنی ارجمند اور زبانی ہوش مند، تینوں کا مجموعہ تھے اور اپنی دینداری، صلاح، اپنی دینی و دینی اور علی وادی جامعیت میں بھی انتیاز خاص کے ماں کے تھے اور ان چاروں نے اپنے اپنے وقت کی عظیم دینی و روحانی شخصیتوں سے اکتساب فیض کیا۔

مولانا ذاکر عبد العلی حنفی سابق ناظم ندوہ العلماء کا تعلق شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد بن سے اور مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی کا تعلق حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی اور حضرت مولانا شاہ عبدالقدیر رائے پوری سے اور حضرت مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری سے اور سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندوی جن کو اقبال نے

جگہ نہیں فضل رحمانی وہ جس نے بلند اسلام کیا یار جگ مولانا حبیب الرحمن خاں شیروالی اور نواب دلشیز اسلامی کی جوئے شیر کا فرباد، قرار دیا، کا تعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے تھا اور یہ تعلق بقول مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی علم و حقیقت کے چشم سے یہاں کو علم و دین اور تاریخ و ادبیات کے سمندر میں بار بار غوطے لکھنے کے بعد قائم ہوا۔

مولانا مسعود علی ندوی، مولانا عبد الماجد دریابادی اور مولانا عبد الباری ندوی نے جعل جدید اور قلمش پر تقدیر نظر کرتے تھے، حکیم الامم حضرت مولانا فضل الرحمن علی حنفی اور مولانا عبد العلی حنفی مونگیری اور مولانا عبد العلی حنفی کا تعلق مولانا حسین مونگیری اور مولانا عبد العلی حنفی ہے، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حسین سید عبد العلی حنفی اور نواب سید علی حنفی سے رہا اور مختلف شعبوں پر حادی تھے اور ان سے مل کر ایک اجازت بیعت و ارشاد حاصل رہی، جب کہ مولانا جامعیت پیدا ہوتی ہے۔ (۱)

اللہ تعالیٰ نے ندوہ العلماء کو دل درمند، عبد العلی حنفی نے حضرت شاہ فضل الرحمن علی حنفی اپنی کی وفات کے بعد حضرت حاجی امداد اللہ مجاہر کی کی خدمت میں مکملہ خط لکھ کر بذریعہ تحریر بیعت کی تھی کیوں اور اس کے فضلاء نے ہمیشہ عصری تقاضوں کو اور اسی پر وہ ان کے مجاز بھی ہوئے، دارالعلوم ندوہ سامنے رکھتے ہوئے ملت کی کشتی کی ناخداں بھی کی ہے، جس کے اثرات صرف برصغیر ہی میں نہیں بلکہ العلماء کے شیخ الحدیث مولانا حیدر حسن خاں نوکی رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت حاجی امداد اللہ مجاہر کی کے خلیفہ تھے، ان حضرات کے علاوہ ندوہ العلماء کے حنفی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ندوہ اور اس کی شخصیات کے کاموں کو چند شعروں میں بڑی خوبصورتی سے ذمہ داروں و سرپرستوں میں کمی کا تعلق حضرت مولانا شاہ فضل الرحمن علی حنفی اور اس کے دراز میان کیا ہے جو یہاں ذکر کئے جا رہے ہیں، مولانا سید محمد علی لاہوری حضرت مولانا سید ظہور الاسلام فتحوری، نواب صدر ہیں، مولانا ناصر حوم کہتے ہیں:

جگہ نہیں فضل رحمانی وہ جس نے بلند اسلام کیا یار جگ مولانا حبیب الرحمن خاں شیروالی اور نواب دلشیز اسلامی کی جوئے شیر کا فرباد، قرار دیا، کا تعلق حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے تھا اور یہ تعلق بقول مفتکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حنفی ندوی علم و حقیقت کے چشم سے یہاں کو علم و دین اور تاریخ و ادبیات کے سمندر میں بار بار غوطے لکھنے کے بعد قائم ہوا۔

مولانا مسعود علی ندوی، مولانا عبد الماجد دریابادی اور مولانا عبد الباری ندوی نے جعل جدید اور قلمش پر تقدیر نظر کرتے تھے، حکیم الامم حضرت مولانا فضل الرحمن علی حنفی اور مولانا عبد العلی حنفی مونگیری اور مولانا عبد العلی حنفی کا تعلق مولانا حسین مونگیری اور مولانا عبد العلی حنفی ہے، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا حسین سید عبد العلی حنفی اور نواب سید علی حنفی سے رہا اور مختلف شعبوں پر حادی تھے اور ان سے مل کر ایک اجازت بیعت و ارشاد حاصل رہی، جب کہ مولانا جامعیت پیدا ہوتی ہے۔ (۱)

مناجات باری تعالیٰ

"انتخاب نظیر" کا آخری عنوان "مناجات باری تعالیٰ" ہے اس نظم میں نظیر نے شیخ سعدی شیرازی کی مشہور مناجات "کریما بہ بخشانے بر حال ما" کے تین اشعار پر اپنے مصریوں سے گردہ لگائی ہے۔

سدا دل سے اے مومن پاکباز وضو کر کے پڑھ بُجھ وقت نماز بوقت مناجات باصد نیاز یہ کہہ اپنے ہاتھوں کو کر کے دراز کریما بہ بخشانے برحال ما کے است اکرم کند ہوا الہی تو ستار و غفار ہے مرا یاں گناہوں سے ابشار ہے نہ حای کوئی نہ مدگار ہے اب اس بے کسی میں توہی یار ہے نہ داریم غیر از تو فریاد رس توئی عاصیاں را خطا بخش و بس ہوئے جنم تجھ سے صغیر و کبر پڑا ہے تو دام گنة میں اسیر ذرا خواب غفلت سے چونک اے نظری دعا مانگ جلد اور کہہ اے خیر گنبدار مارا زراہ خطا در گزار و صوابم نما

ہے وہ اپنے کلام میں مسلمان کو عظیم پیغام انسانی کے سمجھتے ہوئے قدموں کوئی پہاڑ روک لے پکارتے ہیں اور انہیں یورپ کی مادیت سے سمجھتے ہیں اور نہ سندھ اس کی راہ میں ملک ہو سکتا ہے۔ ڈراتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: "میں نے یورپ کو ہاتھ بھاگ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ بہت قریب سے دیکھا ہے اور اس کی گمراہیوں میں سمجھ کر اس کا جائزہ لیا ہے، لیکن میں نے اس کے مومن کے وجود سے کائنات کا وجود ہے ایک اندر گہرنا بیاب اور گہر آبدار نہیں پایا، لہذا تم اس سے بچوں اور اس کی راہ پر مت چلو، آج نہیں تو کل اس سے بچوں کا پابند نہیں ہوتا وہ صدق و صفا کا علیبردار ہوتا ہے، اسے مال و دولت اور جاہ و منصب اپنے دام کا زوال یقین ہے تم خوش اخلاق امت بخواہ اپنے کا زوال یقین ہے اسے مال و دولت اور جاہ و منصب اپنے دام فریب میں گرفتار نہیں کر سکتے، اس پر فریب دنیا کے اسہاب آرائش و زیبائش اپنی طرف مدد نہیں کرے، ایک مرد مومن کو اس کی قدمداریوں کی اداگی سے کوئی چیز غالی نہیں کر سکتی، وطنیت و قومیت کے کوئی چیز غالی نہیں کر سکتی، اس سے امیدیں وابستہ کرتے ہیں، اس سلسلہ میں ان کے اشعار سرایا اور اس پاپنے مجھ نہیں کر سکتے۔

اقبال پورے یقین واطینا کے ساتھ ایک رواں، امتنانے ہوئے جذبات اور روشن فرماتے ہیں کہ تمام مسلمان ایک خادیاں ہیں وہ ایک و زندہ گلر معلوم ہوتے ہیں، انہیں افکار سے ان کا ہی مقصد کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں اور انہیں ایک مرد مومن کی مقام خلافت سے واقف کرنے کے لیے انہیں وجود بچھا گیا ہے، وہ ایک اصولوں کی راہ میں ہر دم کوشان ڈاکٹر اقبال کی یہ گنجی ہوئی پکار او یہیم صد ایک رسمی ہیں، وہ ایک طاقت اور ایک دل ہیں، ان کی ایسے بدلہ اسلامی معاشرہ کی تعمیر کے لیے ہے ہے مثال ایک جسم کی ہے اگر اس کے کسی عضو کو تکلیف صدیوں سے امت مسلم کی ہو اپرستی و دینا واری نے پہنچتی ہے تو سارا بدن کراہتا ہے، اقبال کی نگاہ میں مرمد مومن سرایا عمل، چاق و پیغمبر و مکتبائی کا پڑا، کی سب سے زیادہ محتاج ہے اور اسی سے اس کو اس کشادہ قلبی اور پریم و محبت کا دریا اور سرتاپا حرکت و مکون کی دلت نفیہ ہو سکتی ہے، دنیا اس وقت روح کی جتنا کاہ میں وہ امداد نہیں نہیں کرتا ہے، ساری فضائل کی کارگاہ عمل ہے، وقوت ہوتا ہے، مادرت نے اس کی روح کو بگاؤ دیا ہے۔

نہ مفرات اس کے بھری موجیں ہیں اور دنیا اس کی روح کی نہ عفیف قیادت کے زیر سایہ ہے۔

روح اس مدنتیت کی رہ کسی نہ عفیف مسلمان جو علیبردار پیغام الہی ہے، اس نے ڈاکٹر اقبال اس شوق و امید میں چتاب رچے اپنا منصب چھوڑ دیا ہے، تیجیہ ہوا کہ پوری انسانیت میں کہ مسلمان اپنی آرزوؤں کو ملا سکیں وہ اس شرپ بھار گئی۔

بھائیک خلا کو پر کریں جو محلی میدان میں بیدا ہو گیا

☆☆☆

ڈاکٹر سید سلمان ندوی کی دارالعلوم

ندوہۃ العلماء تشریف آوری

سید الطائفہ علامہ سید سلمان ندوی کے فرزند احمد ڈاکٹر سید سلمان ندوی صدر شعبہ اسلام اخڈیز ڈربن یونیورسٹی، ساوچھہ افریقہ دارالعلوم تشریف لائے، ڈاکٹر صاحب نے حضرت ناظم ندوہ العلماء، جناب محدث تعلیم ندوہ العلماء، جناب مہتمم دارالعلوم سے ملاقات کی اور مختلف امور وسائل اور پرچادل خیال کیا، دارالعلوم کے اساتذہ اور طلباء نے بھی مختلف موضوعات پر ان کے گھر سے واسطے مطالعہ سے فائدہ اٹھایا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف کا ایک قیمتی معاشرہ علیا درجات کے طلباء کے سامنے پہنچ دارالعلوم مولانا ڈاکٹر سید العین عظیم ندوی کی صدارت میں علماء شیلی تھانی اور مولانا اشرف علی تھانوی میں علماء شیلی تھانی اور مولانا اشرف علی تھانوی سے یہ صاحب کے تعلقات کے موضوع پر ہوا جس میں انہوں نے تفصیل کے ساتھ دونوں شخصیات سے یہ صاحب کے استفادہ کی توجیہ پروشنی ڈالی۔

اور کہا کہ یہ صاحب نے علماء شیلی کی تربیت و محبت سے زین و دماغ کو سنبھالا، اور حضرت تھانوی کی محبت باپیں سے دل کی ایکیشی کو گرمیا، اس طرح یہ صاحب قرآن العدین و صحیح الجریں ہو گئے۔

یہاں سے ڈاکٹر صاحب رائے بریلی تشریف لے گئے جس کا مرکز الامام ابن الحنفی علی ندوی میں "اسلام، اسلامی تعلیمات اور مستشرقین" کے موضوع پر حاضرہ دیا۔ اس کے بعد دارالعلومین اعظم عزیز گھے اور وہاں تین روز قیام کیا، وہی کے بعد تقریباً لیے روانہ ہو گئے۔ ☆☆☆

وہیات سے ایک عالم کو مستفید ہمارا کھاتا ہوا جس نے اپنی تحریر و تقریر سے حقائق ایمانی، وقاری تھی، مولانا سے اس وقت بیعت کی تھی جب شاید چندی حضرات کو یہ شرف حاصل ہوا ہوگا، وہ مولانا کا نہ کرہ برادر کرتے رہتے تھے، مولانا عبد الباری ندوی اور اور اسی لئے دنیا نے اس کو حکیم الامت کہہ کر پکارا اور مولانا عبد الماجد دیباوادی سے بھی برادر مولانا کا اور حقیقت یہ ہے کہ اس اشرف زمانہ کے لئے یہ خطاب تھاتہ بھون کا ذکر تھا میں آتا رہتا تھا اور اس میں حقیقت تھا،^(۳)

مفقراں اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی تھانی ندوی عقیدت و احترام میں ان دونوں حضرات کی تحریر و غزادے تعلق دینیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:- اور جملوں کو بھی بہت غلی ہے۔

"حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کا اسم میرا علمی و ہدیت نشوونما اس زمانہ میں ہوا کہ گرامی احترام و عقیدت کے ساتھ بچپن ہی سے کان مولانا تھانوی نے سفر کا سلسلہ بالکل موقوف فرمادی تھا، اس لئے اگست ۱۹۲۸ء سے پہنچت جب عمرہ تھا اور ان خاندانوں میں جو بدعات و رسوم سے دور دراز کے بعد بغرض علاج لکھنؤ تشریف لائے اور پورا تھے، وہ ایک مقتنی اور دینی امالتیں کا کام کرتی تھی، چل دیاں قیام فرمایا زیارت و ملاقات کی سعادت کے پہلے ان کی تقسیمات میں سے اسی حاصل نہیں ہوئی تھی، البتہ مکاتبہ کا شرف اس سے کتاب سے تعارف ہوا، خاندان کے ان بزرگوں میں میں مولانا احمد علی صاحب کی رائے کو میں تھا، کہ بھائی صاحب روحاںی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشش رہتے تھے، مجھے بداعت سنا، مولانا سید حسین صاحب مدینی خاندان کے اکثر بزرگوں کے شخ و مرشد تھے اور خود بھائی صاحب انہی کی خدمت میں کچھ دن قیام کر کے واپس تربیت و محبت سے زین و دماغ کو سنبھالا، اور حضرت تھانوی کی محبت و عقیدت سے مرشار تھے، ہوں"^(۴)

مواجع:

(۱) پرانے چراغ، حصہ اول، ۳۶۔ از: مولانا سید ابو الحسن علی تھانی ندوی

(۲) پرانے چراغ، حصہ اول، ۳۲۔ از: مولانا سید ابو الحسن علی تھانی ندوی

(۳) یاد رفتگان، ص: ۲۲۵، از: علامہ سید سلمان ندوی

(۴) پرانے چراغ، حصہ اول، ص: ۱۰۹۔ از: مولانا سید ابو الحسن علی تھانی ندوی

☆☆☆

میں طے کی اور شفقت کے اعتماد و استفادے سے بہت اس محل علم کی آپاری بھی کی تھی، اس کی تھی چھاؤں کرنے کی اہلی مثل ہے، جو نہ کہ اکابر نے ہر دور میں رسول آرم بھی کیا تھا، اس کی تاریخ بھی کئی تھی، اس کی زندگی اور موت کا فلسفہ بھی بیان کیا تھا، یعنی علماء اقبال کے اس شعر کا مددان تھا:-

عشق دل و ندا کا مرشد اولیں ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع دین بدلہ سورات
عشق خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق
حدائقِ خلیل ہے عشق، اور شاداب رطب
اور علی ہے عشق، کہ وہ اس کے تازہ اور شاداب رطب
معزکہ وجود میں بدر و حسین بھی ہے عشق
سید الطائفہ علامہ سید سلمان ندوی کے اس
تعلق کو حضرت مولانا سید ابو الحسن علی تھانی ندوی اس
طرح بیان فرماتے ہیں:-

"۱۹۳۱ء کا زمانہ تھا کہ یہ صاحب علم و تحقیق
کو حلاوت ایمانی سے لذت آشنا کیا تھا، لیکن ان کی
کیمی اور طریقہ اور طریقہ اور تاریخ
کے پیشوں سے بیراب ہو کر اور علم و تحقیق اور تاریخ
ہوتے عالی اور طاری بلند پر واڑا خود اس دولت بیدار کا
یعنی حکیم امت، مجدد طریقہ، شیخ الکل،
حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے
واسیعات کے سندر میں باربار خوبی لگانے کے بعد
طالب تھا جس کو حدیث میں احسان اور قرآن مجید
مرض ضعف و اسہال میں کئی ماہ علیل رکر ۱۹۳۶ء کی گریزوں
میں ترکیہ کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے اور جس طرح ان
جولاں کی درمیانی شب کو دس بجے نماز عشاء کے
وقت اس دارفانی کو الوداع کہا اور اپنے لاکھوں
مریدوں اور معتقدوں اور مستفیدوں کو ٹھکنیں اور میور
ملاتھا، احسان اور ترکیہ کی وادی کے لئے بھی ایک خنز
غلتوں میں (زبان حال) سے زیراب اس طرح
گویا ہوتے تھے کہ

تیری نظر میں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب
ان کی کہانی اور ان کے واردات قسمی جیہے الاسلام امام
مہاجر کی، مولانا یعقوب صاحب ناؤ توئی، مولانا
قاسم صاحب ناؤ توئی، مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی

کی یادگار تھا اور جس کی ذات میں حضرات چشت
اور حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت سید احمد
شہید بریلوی کی سنتیں سیکھا تھیں، جس کا سینہ چشت
ذوق و عشق اور جدوجہد سکون و محبت کا جمیع الاحریں تھا،
وجدید، مشرق و مغرب اور دین و ادب یادیں و اپیں آئے۔

شاید علماء معاصرین کم سے کم ہندوستان کے
فضلائے مدارس میں کسی ضمیر میں محتل و مشفق، قدیم
تھلاش میں نکل اور سیراب و کامیاب و اپیں آئے۔

یہ حضرت راه ان کو حکیم الامت مولانا اشرف علی
تھانوی کی ٹھکل میں لگئے اور چونکہ عراقی کی طرح
ندوہ کے اس فاضل، سیرت انبی کے اس مصنف،
ان کا باطن اس حرارت و حلاوت کو قبول کرنے کے
میدان میاست اور ہرم ادب کے اس محروم راز اور
لے بالکل چار تھا، اس لئے انہوں نے سالوں کی راہ
یاد پ کے اس سیاح کے ضمیر میں ہوا تھا، انہوں نے
مہینوں میں اور مہینوں کی راہ ہفتون میں اور دنوں

زندگی کا سفر

مولانا محمد اشٹنی رحمۃ اللہ علیہ

نے اس طرح بیان کیا ہے۔
گلشن پرست ہوں مجھے گل ہی نہیں عزیز
کائنوں سے بھی جاہ کئے جا رہا ہوں میں
ایسا تو نہیں ہے کہ "محبوب حقیقی" تک
بہو چنے کے بجائے وہ اس طویل سفر کی دلفر پیوں
اور عناجمیوں میں اس طرح پھنس چکے ہوں کہ اب
انہیں منزل تک پہنچنے کی کچھ زیادہ فکر نہ ہو، ان کے
جنذبات و کیفیات، ان کارو بیہ اور طرزِ عمل ایسا تو نہیں
ہے کہ سفر کی رفق و رہبر اور کسی
کرتے ہیں، ماحول دراصل نام ہے زندگی کے کچھ
اور دلخیل کے بغیر کمی پر انہیں ہو سکتا، زندگی کے سفر
جو اس منزل کے قاضوں اور اس راہ کی شرائط کے
ساتھیوں کا، جو اس سفر میں ہمارے شریک ہوتے
ہیں، اور ایک وندیا ہماعت کی ٹھکل میں ہمارے
سافر کو قدم پر رہنمائی کی، جنبہ کی، شفقت
دیداری کی، حوصلہ افزائی اور غم خواری کی ضرورت
پڑتی ہے، اس کو اس اہم، تازک اور طویل سفر کے
لیے کچھ رفتہ کا انتخاب کرنا پڑتا ہے، کسی پ्रاعتماد کرنا
اوہ نہیں ان کی مدد کی، ان میں سے کوئی کسی سے بے
ساتھ چلتے ہیں، ان کو ہماری مدد کی ضرورت ہوتی ہے
پڑتا ہے، کسی کی اطاعت کرنی پڑتی ہے، کسی کا مشورہ
نیاز نہیں ہو سکتا، ایک دوسرے پر حکومت نہیں
چلا سکتا، سب ایک کشتی کے سوار اور ایک گلریں گرفتار
نظر آتے ہیں، وہ ہے جلد سے جلد اور عافیت دلائی
کے ساتھ منزل تک پہنچ رہوں ۔

منزل مقصود کی اہمیت اور اوقیانوس کے
اور فیتوں سے قوتِ حاصل ہوتی ہے، سکون پہنچا
بے، اس کے ٹھوک رائیں ہوتے ہیں، بے اطمینانی
بعد وسرے نمبر پر جو چیز آتی ہے وہ بھی ماحول ہے،
ہر سافر کی اولین احتیاج ایسے رہروں اور سفروں
لئی یہ طریقے کے بعد کہ ہماری سمت کیا ہوگی،
دو رہنمائی ہے اور وہ میخواستہ حوصلہ اور اعتماد کے ساتھ
کن کن مرحلے سے گزرنا ہوگا اور حقیقی آخوندی منزل
اس راہ میں مردانہ وار آگے بڑھتا رہتا ہے، اگر یہ
جیون ساتھی نہ ہوں تو جتنا دبکر ہو جائے، زندگی
میں کوئی لطف اور کشش باقی نہ رہے، قدم قدم پر
ٹھوکریں گلیں، ہر موڑ پر شیر ہو کر صحیح سمت کیا ہے؟
ٹوپیں جارہے ہیں، اس کا اچھی طرح اطمینان
کر لینے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ان رفقاء کی منزل
میں کوئی جذبات و خیالات کی بندش، انسان کے عقل
کی گلن کتھی ہے، ان کی طلب بھی ہے یا جھوٹی، وہ
اور جذبات و خیالات کی بندش، انسان کے عقل
یہ نسخہ نہ کسی ذہن کی اختراع ہے، نہ کوئی
نظریاتی بحث، قرآن مجید نے اہل ایمان کے لیے
کی آنکھوں کے سامنے اندر ہمراہ چھا جائے اور اس کے
حقوق کو ادا کرنے کے اہل ہیں بھی یا نہیں؟ اس راہ
کی طریقہ عمل جھویز کیا ہے:
”بِإِيمَانِهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَتَقْوَ اللَّهَ وَكُوْنُوا مَعَ الصَّادِقِينَ“.

(اے ایمان والو، اللہ کا ادب و لحاظ کرو
چنی کی تکلیف کو دور کرنے کے لیے ایک طریقہ ہے اور کائنات کا ماحصل ہے۔
اور پچھے لوگوں کے ساتھ رہا کرو)
کہ بار بار شربت پیا جائے، برف کا استعمال کیا
ہر دو عالم قیمت خود گھسنے
جاے، لیکن سب جانتے ہیں کہ ان چیزوں کا فائدہ
ہمارے موجودہ معاشرہ کی بہت بڑی خرابی
نہیں پala کن کر ارزانی ہنوز
اور اس کی بہت بڑی کمزوری زندگی کے سفر میں ماحول
عارضی ہو گا اور گرمی کی شدت اور لوگ کے چیزوں
زندگی کے اس طویل، پرآشوب، تخت ایکیز
کی اہمیت کو نظر انداز کرنا اور اس سے غفلت برنا ہے۔
اور خدا کا سفر میں ہر چیز کی بیش بندی ضروری ہے،
اور بیاس سے آدمی کو جات نہ ملے گی، لیکن اگر وہ
ہم میں سے ہر چیز کے لیے خواہ وہ کسی سلط
ایک نہ یہندگر میں رہنے لگے تو اس کے لیے گویا
ادمی ادنیٰ با توں کا خیال و اہتمام تاگزیر ہے اور ایسی
اور کسی معیار کا ہوا جھٹے رہروں، مشروں
ہر کمزوری پر نظر رکھنے اور اس کے علاج و انتظام کی
ہر کمزوری کا انتظام ایسا ناٹک کام ہے جس
ضرورت ہے، لیکن سب سے زیادہ بنیادی اور احمد
اوہ سفروں کا انتظام ایسا ناٹک کام ہے جس
اس کی دنیا ہی بدلت جائے گی، جلوں، تقریروں،
میں ذرا چوک ساری زندگی کو غلط سمت پر ڈال سکتی
کتابیوں، رسالوں سب کا یہ حال ہے کہ وہ اس
باقی ایسے رہروں اور سفروں اور ایسے ساتھیوں کا
ماحول کا صرف ایک جزو ہیں، کل نہیں، ان سے
کوئی مختلف چیزوں میں الجھا سکتی ہے۔ اور انسان
ماحول کو تقویت حاصل ہو سکتی ہے یہ اس کا دائرہ
ذرہ خاک کے اقبال کو بلند کرنے، بخیریوں
اگر آدمی کا ماحول اچھا نہ ہو اور اس کے رفقاء
اور وسیع کر سکتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی تھا چیز نہ
کوئی شک قبر بنا نے اور اس ظلم و وجہوں، عاصی اور
اس معیار کے حال نہ ہوں جو قرآن و حدیث نے
ماحول کی جگہ لے سکتی ہے اور نہ اس کی ضرورت پوری
آنودہ معاصی انسان کو سبود و محسود ملائک، خدا کا
معین کیا ہے، اور جس کا اعلیٰ عنوان صاحبہ کرام
مقرب و محبوب اور اس کے انتخاب و نظر کرم اور اس
قرآن مجید کی اس آیت میں ہم کو اچھے ماحول
کی جملیات و عنایات اور انعامات کا مرکز بنا نے میں
اور ہمارے اسلاف نے پیش کیا ہے، تو اپنی گلری
کی جگتوکی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ
ورہانی خدا کے لیے اس کو بہت سی چیزوں کا سہارا
ہم اچھے اور پچھے لوگوں کی رفاقت اور محبت
لیا پڑتا ہے، دینی کتابوں کا مطالعہ، دینی جلوں میں
حاضری اور اس طرح دوسری چیزیں وہ ہیں جن سے
اختیار کریں اور زندگی کا یہ سفران کے ساتھ رہ کریں۔
 فلاخ و خران کا انجام ہے، اور جس کی طرف اس
ہے اپنے دینی جذبہ کی تکین اور اپنے روحانی خلاء
یہ ساتھی اور رہبر جس معیار کے ہوں گے اسی
ماڈی دور میں سب سے کم توجہ ہے اور جس کو اس نام
کو پر کرنا چاہتا ہے، یقیناً یہ چیزیں بعض وقت بہت
حساب سے منزل پر ہوں چاہے کہ، ان میں جس
نہاد "حقیقت پسندی" کے دور میں ریحut پسندی،
کام کر جائیں ایس اور اس کی صدھا مثالیں موجود ہیں کہ
دو رجہ کا ایمان و لیقین، اخلاص و بے غرضی، حق طی
رجہیں اور جو کچھ اپنی زبان سے کہتے ہوں اس کو حق
کوئی سمجھا جائے کہ ان رفقاء کی منزل
اور خدا تری ہوگی، وہ معرفت و احسان کی
آخرت کو یاد دلانے والا "ہاڈم المذاہ"
قرآن مجید کی کسی آیت نے، کسی خاص واقعہ نے، کسی
پر ہوں گے، ان میں جتنی تاثیر و قوت اور ایمان
و لیقین کی حرارت ہوگی، ان کو خدا کی ذات و صفات کا
چیزیں ایسی لازوال خلش پیدا کر دی جو پھر کبھی نہ مٹ سکی
اور رنگ لائے بغیر نہ رہی، لیکن بالعموم ایسا نہیں ہوتا،
جو لیقین و اسخسار ہو گا اور محشریہ کہ ان کو خدا سے جس
ست اللہ یہ ہے کہ آدمی کو اس کے لیے وہ سب کچھ کرنا
درجہ گہرا، چاہو جی تھی تعلیم ہو گا، اسی قدر وہ دوسروں
کی منزل کو چیچھے چھوڑ دیئے کی تھیں کرنے والا،
وہو شیخیتی ہے کہ آدمی کو اس کے لیے مفید اور موثر ہوں گے، اور ہم کو جلد سے
کے لیے مفید ہو جائیں گے، اور ہم کو جلد سے
پڑتا ہے، جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔
اس بات کو ایک معمولی مثال سے سمجھا جاسکتا
جلد وہ "گوہ مقصود" حاصل ہو گا جو ہر زمانہ میں اہل
نظر و اہل دل کی تھا، ان کی ساری کوششوں کا ماحصل
ہے، بخت گری اور لوگوں کے زمانے میں پیاس اور بے

عجیب چیز ہے لذت آشنائی

عبد الرحيم ندوی

میں عبداللہ بن ابی فتح کو یہ حق حاصل ہو گا، یہ سن کر ایک شہزادہ نے کہا پدر بزرگوار سے سوال کرتا ہے یہاں کا عامل (گورنر) کیوں کریں یہ اعلان کر رہا ہے لوگ عطاوے کے سوا کسی سے مسئلہ دریافت نہ کریں، جب ہم خود اس شخص کے پاس مسئلہ پوچھنے گئے تھے، جس کی ال۔ تھم اکٹھ خلفی کی روواہ کی اور نہ کوئی تعظیم کی۔

سليمان نے کہا ہے! جس کو تم نے دیکھا ہے
اور اس کے سامنے ہماری ادب و احترام کی حالت
دیکھی ہے، یہی عطاء بن ابی رباح ہیں، مسجد حرام
میں فتویٰ کے منصب پر فائز ہیں، اس عظیم منصب
میں عیداللہ بن عباس کے وارث وائیں ہیں پھر کہا
بیٹے! علم حاصل کرو، علم کے ذریعہ بے حدیثت،
با حدیثت، پست، بلند اور بے عزت شخص با عزت
ہو جایا کرتا ہے، گم نام، نامور، اور غلام بھی بادشاہوں
کے مرتبہ کو ہونج جایا کرتے ہیں۔

عبدالرحمن عدوی
۷۶۲

در پڑھا نہیں، ادب سے سر جھکائے، لیک اللہم
لیک کی صدائیں کر رہے ہیں، خلیفۃ المسالمین سلیمان
بن عبد الملک جو اس وقت روئے زمین کا بس سے بڑا
حکرا ہے، مجھے ربِ اللہ کا طواف کر رہا ہے بدن
پر بس احرام کی روچادر میں ڈالے ہوئے، چیچھے چیچھے
اس کے دلوں ہیں بھی طواف میں مشغول ہیں۔

خلیفۃ طواف سے فارغ ہو کر فوراً ایک خاص
آدمی کی طرف متوجہ ہوا، اور پوچھا تمہارے شیخ
ساتھ ہی ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث کے دلائل سے
کہاں ہیں؟ اس شخص نے مسجد حرام کے مغربی گوشہ
 واضح بھی کئے جا رہا تھا۔

کے مرتبہ لوہ پر جو جایا رہے ہیں۔
سلیمان بن عبد الملک نے کسی مبالغہ سے کام
نہیں لیا تھا، حقیقت میں عطاء بن ابی ربانج بچپن
میں مکہ کی ایک عورت کے غلام تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے
اس جبشی غلام پر فضل فرمایا اس کو علم کی راہ میں لگادیا،
عطاء نے اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم
کر رکھا تھا، ایک حصہ میں اپنے آقا کی خدمت خوب
جم کرتے اور ایک حصہ اپنے رب کی عبادت کے
لیے خاص کر رکھا تھا، اور ایک حصہ حصول علم میں

گیا، اور دونوں بیٹوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا، جب
وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو اسی طرف مڑا جس
طرف خلیفہ بیٹھا تھا، خلیفہ نے سلام عرض کیا تو اس
نے بھی اسی انداز سے جواب دیا، پھر خلیفہ نے حج
کے مسائل پوچھنا شروع کئے، اور یہ دریائے علم
ہر ہر سوال کا جواب اتنی شرح و سط سے دے رہا تھا
کہ مزید کچھ پوچھنے کی منجانش باقی نہیں رہ جاتی تھی،

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا وہ دیکھئے نہماز پڑھ رہے ہیں، خلیفہ اور رہنوموں لڑکے اس طرف چل دیے، جب خلیفہ نے اس طرف کا رخ کیا تو اس بڑھے، ابھی یہ جاہی رہے تھے کہ آوازنائی دی! مسلمانوں اس نے، اس گلے عطاء بن ابی رباح کے کارندے پکے ہا کر راستہ خالی کر دیں، خلیفہ نے کہا تھیں! اس دربار میں شاہ و گدا، غلام و آقاب زبر اور دیگر صحابہ کرام سے خوب خوب کب فیض کیا یہاں تک کہ آپ کا سینہ علم و حکمت، دین کی فہمی

10

میر جات - ۲۵ مرداد ۱۴۰۰

مکالمہ

فراست اور احادیث رسول کی ہدایت سے بھر گیا، میں نے جب عطاہ کی مالکہ نے دیکھا کہ اس غلام نے اپنے فرمایا: وہ کو اللہ کے حوالہ کر دیا ہے، اپنی زندگی حصول علم کے لئے وقف کر دی ہے تو وہ اپنے حق سے دستبردار و مفاسد ہو گئیں اور خوشنودی رب کی خاطر عطاہ کو آزاد کر دیا روایت و کہ شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں فریضہ اور زندگی کو فائدہ ہے تو پھاتے۔

بس اسی وقت سے عطاء بن ابی رباح مسجد حرام کے سوا ۱۱
کے ہو کر رہ گئے، یہی ان کا گھر اور در تھا جہاں وہ
چہرہ کو غنو
رہتے تھے، یہی ان کی درس گاہ تھی جہاں تعلیم حاصل
ہوتا کہ ہر
کرتے، یہی ان کی عبادت گاہ تھی جہاں عبادت
لخفیظ
و اطاعت کے تقرب خداوندی حاصل کرتے تھے۔
قَعِيدَ مَا

مولخین نے لکھا ہے کہ مسجد حرام تقریباً میں
سال تک عطاء بن ابی رباح کا مسکن و طبائی رہی،
اور پھر دنیا نے دیکھا کہ عطاء بن ابی رباح علم و دین
پاس نگھبہ

دونوں میں اتنے بلند مقام پر فائز ہوئے کہ ان کے
معاصرین میں بہت کم لوگوں کو وہ مقام حاصل ہو سکا،
درادیں جم
درادیں عطااء کو علم و دین میں اتنا بلند مقام صرف
دوباؤں کی وجہ سے حاصل ہوا، ابھی بات توجیہ کہ انہوں

نے اپنے نفس پر اپنی گرفت اتنی مضبوط رکھی کہ
غیر مفید، لایعنی باتوں میں پڑنے کا کبھی موقع نہیں
سے کہب دیا، دوسرے اپنے وقت کو منضبط کیا، ایک لمحہ بھی لایعنی
ان کے بات یا فضول کام میں صرف نہ ہونے دیا۔
ابوحنیفہؓ

محمد بن سوہن جو کہ کوفہ کے بڑے عالم تھے ایک حج میں
مرتبہ اپنے معتقدین سے فرمانے لگے تم کو ایک بات
ہتاوں ممکن ہے تمہارے لیے مقید ثابت ہو، لوگوں
نے عرض کیا صور فرمائی، فرمایا: عطاء بن ابی رباح
نے کہاں

لے ایک دن مجھ کو فیصلت کی، فرمایا: بیٹے! ہمارے ابی ربانی اسلاف فضول کلامی کو بہت نایند کرتے تھے،

درست اور احادیث رسول کی پدایت سے بھر گیا۔ میں نے پوچھا ان کے نزدیک فضول کلامی کیا تھی؟ زادہانہ گزاری، جب جب ان پر دنیاوی عیش جب عطااء کی مالکہ نے دیکھا کہ اس غلام نے اپنے فرمایا: وہ ہر بات کو فضول گردانے تھے جو اسے اس کے کو اللہ کے حوالہ کر دیا ہے، اپنی زندگی حصول علم کے کتاب اللہ کی تلاوت کی جائے اس کے معانی دیا اور دنیا کی آلووگی سے اپنے دامن کو بھالیا، پوری لیے وقف کر دی ہے تو وہ اپنے حق سے دستبردار زندگی دنیا سے کنارہ سُش رہے زندگی بھر کر ہی پانچ و مفہومیں میں غور و خوض کیا جائے، یا احادیث رسول کی ہو گئیں اور خوشنودی رب کی خاطر عطااء کو آزاد کر دیا درہم سے زائد کا لباس زیر بتن نہ کیا، خلفاء نے اپنا روایت و درایت ہو یا امر بالمعروف اور نهی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا جائے، یا پھر اپنی دنیاوی ضرورت مصاحب بنانے، اپنے دربار میں جگہ دینے کی بارہ کوشش کیا تکہ آئے۔ زادہانہ کو دعویٰ کر سو: اس کو فائدہ ہے تو چاہئے۔

بس اسی وقت سے عطاء بن ابی رباح مسجد حرام کے ہو کر رہ گئے، یہی ان کا گھر اور درجہ جہاں وہ رہتے تھے، یہی ان کی درس گاہ تھی جہاں تعلیم حاصل کرتے، یہی ان کی عبادت گاہ تھی جہاں عبادت و اطاعت کے تقرب خداوندی حاصل کرتے تھے۔ مورخین نے لکھا ہے کہ مسجد حرام تقریباً میں سال تک عطاء بن ابی رباح کا مسکن و بیانی رہی، اور پھر دنیا نے دیکھا کہ عطاء بن ابی رباح علم و دین

دونوں میں اتنے بلند مقام پر فائز ہوئے کہ ان کے معاصرین میں بہت کم لوگوں کو وہ مقام حاصل ہوا کہ دراصل عطاہ کو علم و دین میں اتنا بلند مقام صرف دو باتوں کی وجہ سے حاصل ہوا، پہلی بات تو یہ کہ انہوں نے اپنے نفس پر اپنی گرفت اتنی مضبوط رکھی کہ غیر مغید، لا یعنی با توں میں پڑنے کا کبھی موقع نہیں دیا، دوسرے اپنے وقت کو منضبط کیا، ایک لمحہ بھی لا یعنی بات یا افسوس کام میں صرف نہ ہونے دیا۔

پھر فرمایا کیا ہمیں اس پر شرم نہیں آتی کہ ہمارا تود کہتے ہیں کہ ایک شخ کا لگدھے پر سوار ہیں
نامہ اعمال کھولا جائے تو اس میں اکثر اسکی باتیں بدن پر ایک موئی سوت کی قیص ہے، اور لوگوں کی تھیں جن کا دین و دنیا سے کوئی تعلق نہ ہو۔
جب ہے، مگر پر ایک ٹوپی ہے، جو سر سے چمنی چاروں
اللہ تعالیٰ نے عطاہ بن الی ریاح کی شخصیت کو بہت نافع و مفید بنایا تھا، ایک خلق کیش نے ان کی ذمہ دیتی دیکھ کر بھی آجھی، میں نے والد صاحب سے سے کرب فیض کیا، کیا اہل علم، کیا تجارت، کیا اہل پیشہ بھی پوچھا، یہ کون صاحب ہیں؟ والد صاحب نے کہا،
ان کے خوشہ چیزوں میں شامل ہیں، حضرت امام چپ چپ ایہ فتحاء حجاز کے سردار عطاہ بن الی ریاح
ابوحنفۃؓ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں، مناسک ہیں، جب وہ ہم سے قریب ہو، تو چچے تو والد صاحب

محمد بن سوقہ جو کہ کوفہ کے بڑے عالم تھے ایک مرتبہ اپنے معتقدین سے فرمانے لگے تم کو ایک بات ہتاں ممکن ہے تمہارے لیے مفید ثابت ہو، لوگوں نے ایک دن مجھ کو فیضت کی، فرمایا: عطاء بن ابی رباح اسلاف فضول کلامی کو بہت نایند کرتے تھے، حضرت عطاء بن ابی رباح نے پوری زندگی فوراً حاضری کی اجازت مل گئی، جب والد صاحب

کے سر پرستوں کا قیضاس پر ضروری ہے، بخیر تسلیک
کے فیس دیدنا اور اس سے تباہہ دینا درست نہیں
ہے۔ (رواہ حکارہ ۲۲۵)

سوال و جواب

مفتی محمد ظفر عالم ندوی

سوال: حاج کرام اس وقت سفرج سے لوٹ رہے ہیں اور اپنے ساتھ زرم و بکھریں لا رہے ہیں، مسلمانوں کے علاوہ بعض غیر مسلم بھائی بھی ان سے ملتے آتے ہیں اور زرم و بکھر کا عقیدت کے کوئی مطالبہ کرتے ہیں، سوال یہ ہے کہ غیر مسلموں دونوں کے بعد وہ جانور ملا، اب اس کو کیا کیا جائے؟

جواب: زرم ایک مجرک پانی ہے اور حرمین شریفین کی بکھر بھی اس پاک سر زمین کی نیت سے مجرک (۱) اگر قربانی کا جانور خریدنے والا غریب آدمی ہے جس نہیں کر سکا تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو زندہ پر قربانی واجب نہیں تھی تو قربانی کی نیت کی وجہ سے وہ صورت میں جانور صدقہ کر دے یا اگر جانور خریدنیں میں کوئی شرعی منانت یا بناحت نہیں ہے، آنحضرت جانور قربانی کے لیے تعین ہو گیا ہے، اب اس کے حل کیا تھا تو قیمت یہ صدقہ کرو دینا واجب ہے، آتے تھوڑاں کو اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں جو غیر مسلم مہمان ہے خواہ اس نے وسرے جانور کی قربانی کرو دی ہو یا نہیں کھلاتے تھے، اس لیے اس میں کوئی حرج نہیں ہے

سوال: ایک شخص نے قربانی کا جانور خریدا قربانی ہو گا۔ (حوالہ سابق)
سوال: ایک شخص پر قربانی واجب تھی لیکن وہ قربانی کے دونوں میں وہ جانور کم ہو گیا اور تقریباً پندرہ کے دونوں میں قربانی نہیں کر سکا اور وقت گزر گی کوئی زرم اور بکھر دنیا از روزے شرع کیا ہے؟
جواب: اس جانور سے متعلق حکم شرعی کی تین صورتیں ہیں تواب اس کی تعلقی کی کیا صورت ہو گی؟
(۱) اگر قربانی کا جانور خریدنے والا غریب آدمی ہے جس نہیں کر سکا تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو زندہ پر قربانی واجب نہیں تھی تو قربانی کی نیت کی وجہ سے وہ صورت میں جانور صدقہ کر دے یا اگر جانور خریدنیں میں کوئی شرعی منانت یا بناحت نہیں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں جو غیر مسلم مہمان کیا تھا تو قیمت یہ صدقہ کرو دینا واجب ہے، آتے تھوڑاں کو اپنے صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں کی بکھر ہو ہیں ہے (۲) کان فقیر اور قداثتی الاخصحۃ بهاجۃ۔ (رواہ حکارہ ۲۲۵)

سوال: چرم قربانی کی رقم سے کتب کے لیے مکان البت زرم دیتے وقت ان کے ایمان کی نیت کر لے کر تصدق بہاجۃ۔ (ہدایہ ۳۳۶)

سوال: چرم قربانی کی رقم سے کتب کے لیے مکان زرم میں خفاہے کیا بعد کہ اللہ تعالیٰ ان کو مجرک کے کی تحریر ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) اور اگر وہ مالدار ہے جس پر قربانی واجب تھی زرم میں خفاہے کیا بعد کہ اللہ تعالیٰ ان کو مجرک کے مہلک مرغ سے اس مجرک پانی کی وجہ سے اور اس کے شفادیے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ زرم تملک کے بعد اب اس جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے اس کے لیے تعین نہیں کیونکہ مالدار شخص کے حق میں قربانی کرنا واجب نہیں ہے (شنین این بای باب الشرب من زرم) میں شفایہ ہے۔ (رواہ الحسن ۲۳۲/۲)

سوال: زرم کا پانی کھرے ہو کر پینا پاہے یا یہ شفایہ کی نیت سے جانور خریدنے کی وجہ سے وہ جانور قربانی کے لیے تعین نہیں ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بدله قربانی نہیں کی تھی تو چونکہ قربانی کی رقم پچوں لیے حج کی ہے، سوال یہ ہے کہ چرم قربانی کی رقم پچوں میں عام پانی کی طرح پینا جائے گا حج کیا ہے بتائیں؟

جواب: جمیور علماء کا تلقین نظری ہے کہ رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم نے آب زرم کھرے ہو کر نوش کر؟ ایک صاحب کہتے ہیں کہ کھرے ہو کر آب زرم کرے کے لیے تعین نہیں ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بدله قربانی نہیں کی تھی تو چونکہ قربانی اس کے ذمہ باقی ہے، اس لیے اب وہ ایک جانور کی قیمت صدقہ کر دے خواہ کے ہاتھ میں فیس ادا کرنے کے لیے دینا ضروری ہے

جواب: چرم قربانی کی رقم سے وہ جانور قربانی کے لیے تعین نہیں ہو جاتا ہے اور اگر اس کے بدله قربانی نہیں کی تھی تو چونکہ قربانی اس کے ذمہ باقی ہے، اس لیے اب وہ ایک جانور کی قیمت صدقہ کر دے خواہ یا کتب کے ذمہ دار کی طرف سے ادا کرو دینا کافی ہے؟

جواب: چرم قربانی فروخت کر دینے کے بعد اس شاة اشتراہ اولم یشتہ۔ (ہدایہ ۳۳۷)

(۳) تیری صورت یہ ہے کہ اگر اس نے قربانی کی قیمت صدقہ کر دینا واجب ہے اور اس کا حکم وہ نہ رمان لی تھی اور اسی نیت سے جانور خرید لیا تھا ہوتا ہے جو عام صدقہ واجب اور زکوٰۃ کا ہے، زکوٰۃ کو کمیابی محصر ہے، پھر صدر محترم ہی کی دعا پر یہ

اور لکشہ جانور قربانی کے ایام کے بعد ملا تو گودہ کے بارے میں یہ متفق علیہ ہے کہ مستحقین کو ماں مکہ میں ہو یاد مری جگ۔ (مرائق الغلام، ص: ۳۳)

مالدار ہو پھر بھی اس جانور کو صدقہ کر دینا ضروری ہے، لہذا نہ کوہ صورت میں بچوں یا ان بنانا ضروری ہے، لہذا نہ کوہ صورت میں بچوں یا ان

طلبه دار العلوم سے مولانا خالد

سیف اللہ رحمانی کا خطاب

۲۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کو مجلس عالمہ مسلم پرنس لال بورڈ کی میٹنگ میں شرکت کے لیے تشریف لائے رکن بورڈ و جزاں سکریٹری اسلام کفہ اکیڈمی امیریہ، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کا ایک پروگرام جمعیۃ الاسلام کی طرف سے مہتمم دارالعلوم مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن عظیمی ندوی کی صدارت میں مولانا میمن اللہ ندوی ہال میں رکھا گیا۔

مولانا نے جدید مسائل کے حل کے موضوع پر طلبے سے بڑا پیغمبیری خطاپ کیا، اور طلبہ کونٹ نے مسائل اور حالات حاضرہ سے واقعیت پر پزو رو دیا، مولانا نے کہا کہ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مسائل کا حل اور اس کے جوابات حالات اور مخاطب کے مزاج کو سمجھ کر دیں، تاکہ سامنے والا مطمئن ہو جائے اور اسلام کی تعلیمات اور ہدایات اس کے سامنے واضح ہو جائیں۔ آج ایسے علماء تیار کرنے کی تمام جہانوں کے پانے والے کے پاس ہے۔

دروزینے عطا کیجئے، کہا جی ہاں، فوراً کاتب کو حکم گھٹان کہتے ہیں، بخدا عطا، خلیفہ کے پاس گھٹ کر دیا کہ ایک سال کے لیے مکمل دینے کے لئے کوئی ضرورت نہیں، ملکہ پوچھا اس کے وظائف جاری کر دیے جائیں، امیر المؤمنین! اہل جاز علاوہ کوئی ضرورت؟ فرمایا تھی، امیر المؤمنین! اہل جاز عمر عطا فرمائی تھی، سوال کی عمر پانی تھی، پوری زندگی علم عمل سے پر، زہد و تقویٰ سے محمور رہی، دینا قائد ہیں، ان کے صدقات انہیں کو دیئے جائیں، والوں سے بے نیاز، یاد آخرت میں مرشار رہے،

فرا اس کا بھی حکم جاری کر دیا، پوچھا اور کوئی ضرورت؟ فرمایا امیر المؤمنین! اہل حدوں کی حناظت کرایا۔ اخیر میں صدر محترم نے طلباء کو عالم یا عمل، کتاب وہنٰت کے علوم کے ساتھ جدید مسائل و حالات سے آگھی پر پزو رو دیا، اور کہا کہ آپ اللہ کا

شراہدا کریں کہ اس عظیم ادارہ میں آپ کے لیے سارے وسائل مہیا ہیں، ملکہ فوجیوں کے مقابلہ پر ہے ہیں، ان کا وظیفہ ان کو ہو تچالا جائے اس لیے کہ اگر وہ بلاک ہو گئے تو سرحدیں خالی ہو جائیں گی اور پھر دہن و رآئے گا، ہشام نے کہا تھی، فوراً حکم دیا کہ فوجیوں کے کھانے پینے کا سامان ان کے پاس روانے دھوئے تھے۔

(ب) مولانا صورت میں حیات اتنا بھیں
ضرورت؟ فرمایا ہاں، امیر المؤمنین! اذ میں پران کی

کت سے زیادہ تین نے پوچھا، آپ لوگوں کے ساتھ کیا
ہشام نے فوراً قول کر لیا اور حکم جاری کر دیا، پھر پوچھا اور کوئی ضرورت؟ کہا ہاں، امیر المؤمنین!

اپے اور اللہ کے ذریعے یاد رکھنے تھا میں میں داغلہ کی اجازت می، ہشام نے ان کو دیکھا اور کیلے اللہ کے سامنے حساب دیتا ہے، بخدا ہاں تو خوشی سے اچھل گیا بار بار خوش آمدید مر جا کھتارہ اسے سب خدم و حشم جو نظر آرہے ہیں ایک بھی نہ اور نہ شست خاص پر بینے کی درخاست کی اور جب تک آئے ہیں اور ایک دن تن تھا دنیا سے چلے جاتا ہے، مکہ آپ بینے کیے گئے، وہ بینے کو کھتارہ آخراً پتھر تھت پر ان کو بھیجا، اور اس قریب کہ ان کے زادوں خلیفہ کے زادوں بھوت لگے اور دربار میں بہت سے روسا موجود تھے، جو جو مغلوں تھے، یہ لخت خاموش ہو گئے، پھر ہشام ان کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوا، اور کہا، ابو محمد کوئی ضرورت؟ فرمایا ہاں۔

امیر المؤمنین! حرمین شریفین کے باشندہ اہل اللہ اور رسول کے پڑوی ہیں، آپ ان کو وظائف تمام جہانوں کے پانے والے کے پاس ہے۔

دروزینے عطا کیجئے، کہا جی ہاں، فوراً کاتب کو حکم گھٹان کہتے ہیں، بخدا عطا، خلیفہ کے پاس گھٹ اتنی دیگھکوئی لیکن میں نے دیکھا ہاں ایک قطرہ پانی سک نہ پیا، عطا کو اللہ تعالیٰ نے بڑی لمبی عمر عطا فرمائی تھی، سوال کی عمر پانی تھی، پوری زندگی اور اہل نجد ہیں اصل عرب ہیں، اور اسلام کے اولین قائد ہیں، ان کے صدقات انہیں کو دیئے جائیں، والوں سے بے نیاز، یاد آخرت میں مرشار رہے،

فرا اس کا بھی حکم جاری کر دیا، پوچھا اور کوئی ضرورت؟ فرمایا امیر المؤمنین! اہل حدوں کی حناظت کرایا۔ اخیر میں صدر محترم نے طلباء کو عالم یا عمل، رخصت ہوئے کہ دنیا کا بوجھ تکلیل اور تو شاہزادت کرنے والے فوجی وہنٰت کے مقابلہ پر ہے ہیں، کشیر تھا اور اس پر ستر ج مزید، کویا ستر ج تھے عرفات میں رب کی رضا، جنت کی طلب، اور اللہ کے غضب اور پھر دہن و رآئے گا، ہشام نے کہا تھی، فوراً حکم دیا کہ فوجیوں کے کھانے پینے کا سامان ان کے پاس روانے دھوئے تھے۔

(ب) مولانا صورت میں حیات اتنا بھیں
ضرورت؟ فرمایا ہاں، امیر المؤمنین! اذ میں پران کی

پڑوی کے حقوق

خالد فضل مددی

چالیس گھنٹے ہے۔ (تینی و قطبی) ایک دوسرا

حدیث میں یہ تفصیل موجود ہے کہ "حد جوار چالیس

گھنٹے، چالیس اس طرف، چالیس اس طرف،

چالیس اس طرف، اور چالیس اس طرف، آپ نے

چاروں سو (آگے پیچے اور دامیں یا میں) کی

طرف اشارہ فرمایا۔ (ابوداؤ، طبرانی) امام اوزاعی،

امام حسن بصری اور امام زہری کی بھی رائے ہے، البتہ

مند ولی میں حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ایک

اسلام چونکہ ایک جامع، کامل اور مکمل دین ہے

روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ "حد جوار دامیں طرف

و الحجر الحب و الشاجب بالحرب" (نساء: ۳۶)

اس دین نے اس حق جوار پڑوی کے حقوق، کوئی

فرمان الگی ہے کہ "اور قرابت والے پڑوی،

بیگانہ پڑوی اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

نہایت کامل و مکمل انداز میں بیان کیا ہے چنانچہ قرآن

ہر آدمی اپنی نظرت (انسانیت) کی بناء پر

مجید نہیں میں ان سارے پڑویوں کے ساتھ ان کی

حقوق کے ساتھ ساتھ انسانی معافیہ کے اس اہم

حیثیت اور ان کے درجہ کے مطابق نیکی و احسان

شدید تھا ہے کہ آدمی اپنے ساتھ رہنے والے

جزء "پڑوں" کے حقوق کا بھی ذکر دو جگہ بڑے اہتمام

کرنے کی تعلیم وہدایت موجود ہے، اور سب کے

سب یکساں طور پر حق جوار کے مستحق ہیں البتہ

الاقریب فالاقریب کے اصول کے تحت سب سے

زیادہ مستحق وہ قریبی پڑوی ہے جن کا گھر سب سے

زیادہ قریب ہو، چنانچہ ایک حدیث میں ہے کہ

قال اللہ تعالیٰ: "وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اور اس کی اخلاقی تعلیمات بھی ہے کہ "حد جوار دامیں طرف

وَالْحَجَرُ الْحَبُّ وَالشَّاجِبُ بِالْحَرَبِ" (نساء: ۳۶)

اس دین نے اس حق جوار پڑوی کے حقوق، کوئی

فرمان الگی ہے کہ "اور قرابت والے پڑوی،

بیگانہ پڑوی اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

نہایت کامل و مکمل انداز میں بیان کیا ہے چنانچہ قرآن

ہر آدمی اپنی نظرت (انسانیت) کی بناء پر

مجید نہیں میں ان سارے پڑویوں کے ساتھ ان کی

حقوق کے ساتھ ساتھ انسانی معافیہ کے اس اہم

حیثیت اور وہ خود دوسروں کے ساتھ تعاون

وہ کہ آدمی دوسرے کو ہر قسم کی تکلیف

وہ کہ آدمی دوسرے کو بھی مفترضہ دایہ اسے

جو حق و عارضی طور پر کسی سفر یا حضرت میں بن گیا

وہ کہ آدمی دوسرے کو بھی مفترضہ دایہ اسے

جو حق و عارضی طور پر کسی سفر یا حضرت میں بن گیا

وہ کہ آدمی دوسرے کو بھی مفترضہ دایہ اسے

جو حق و عارضی طور پر کسی سفر یا حضرت میں بن گیا

وہ کہ آدمی دوسرے کو بھی مفترضہ دایہ اسے

اعتراف اس توہین کی روش اختیار کریں، چنانچہ قرآن

میں اپنے دوسرے پڑویوں سے عادۃ مانگنا کرتے ہیں

کو دیا ہے، ایک حدیث میں ہے کہ "آپ میں ایک

پڑویوں کے ساتھ برواحسان کرنے کا حکم دیا ہے

دوسرے کو بدیہیے دوادر محبت بڑھانے کی ضرورت کی تکمیل

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

سالن پکائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شور بازیادہ کر لے

ان چیزوں کے نہ دیے جائے کوئی جس

معیوب اور بخالت کا عمل سمجھا جاتا ہے چنانچہ دین

پڑوی کے ساتھ حسن سلوک کرو تو تم مومن (کامل)

اسے کیا ہے اپنے پڑوی میں پڑوی

وہ آدمی دوسرے کو بھی مفترضہ دایہ اسے

کہ "آپ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

حضرت عائشہؓ نے آپؑ سے دریافت فرمایا کہ

کہ تم درجے میں کے ہیں چنانچہ ایک حدیث

کو قائم و دام رکھ کر ایک دوسرے کے قریب

میں ہے کہ دو بھن پڑوی وہ ہیں جن کا صرف ایک حق

آباد رہنے والوں کے درمیان تعلقات خونگوار

ہے، بعض وہ ہیں جن کے درحق ہیں، اور بعض وہ ہیں

دروازہ تھمارے گھر سے زیادہ قریب ہو۔" (بخاری:

رہیں، دیباوی زندگی مجنون دراحت سے گزرے

جن کے تین حق ہیں، ایک حق والا پڑوی وہ غیر مسلم

اوہ غیر مسلم عبادات و محملات پورے اطمینان و سکون

ہے جس سے کوئی رشتہ داری بھی نہیں، دو حق والا پڑوی

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت زیادہ تاکید

کو دیا ہے اور ہم شیش کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔"

بیگانہ پڑوی کے حقوق کے اغفار سے پڑوی

اوہ احادیث مبارکہ میں اس کی بہ

نام کتاب: خاتم ادھم الہی (اشاعت شدہ ایڈیشن)
مصنف: مولانا سید محمد علی حنفی

ناشر: سید احمد شہید اکاؤنٹی دار اوقاف، رائے بولی
مولانا محمد علی حنفی مرحوم خواہزادہ حضرت
مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی کتاب ۳۳۶ صفحات
میں شائع ہوئی تھی، خیر کے اضافے کے ساتھ
نیا ایڈیشن ۳۴۰ صفحات پر مشتمل مذکور عالم پر ہے، اور یہ
نام کتاب: استاذ اکل حضرت مولانا مملوک العلی نانوتوی

☆☆☆

نام کتاب: چار منٹ کادر سر

مرتب: مولانا عبد العظیم عدوی (گلکت)

ناشر: مجلس دعوت و اصلاح بھی مسجد، بادوڑہ، گلکت
صفحات: ۲۵۲، قیمت: ۲۰/- روپے

زیر نظر کتاب تفسیر و حدیث، فقہ و مسائل،

عقلمندین، سیرت نبوی سے متعلق معلومات

پر (۱۲۰) اسماق پر مشتمل معیاری کتاب ہے، ہر سبق

چار منٹ کا رکھا گیا ہے اس طرح ۲۰ دن یعنی

چار میئے میں روز صرف چار منٹ دین یعنی کی نیت

سے نکال کر بغیر معلم کے آدمی عالم بن جائے گا۔ یعنی

دین کی ضروری یافتیں جن پر عمل کتا ہے اور وہ باتیں

جن سے پچھا ہے خاص طور پر مشرکان اعمال، بدعاویات

ورسمات کی یافتیں ان کا علم کسی حد تک حاصل

ہوئیں اور آفتاب عالمجابر بن کرافق پر چکیں،

زیر نظر کتاب اول الذکر شخصیت مولانا مملوک العلی

تائیدی کلمات اور مولانا سید محمد علی حنفی ندوی کی

تفسیریات، مولانا حسین عرفان اسین (گلکت) کی

تصویب کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔

☆☆☆

م. ج. ج.

رسید کتب

تعارف، فرزند گرامی مولانا یعقوب نانوتوی کا مفصل
مصنف علی الرحمہ کے برادر عزیز وجہب مولانا
سید محمد راجح حنفی ندوی مذکور کے قلم سے ہے، حضرت
سید احمد خاں بانی مسلم یونیورسٹی علی گذھ مولانا
محمد علی حنفی اور حضرت مولانا ابو الحسن علی ندوی کے
خاندان کی اہم شخصیات سے متعلق یہ کتاب ہے۔
شیخ محمد تھانوی، مولانا احمد علی محمد سہار پوری،
شیخ محمد تھانوی، مولانا احمد علی مظہر نانوتوی، عالم
قاری عبد الرحمن پانی پی، مولانا مظہر نانوتوی، عالم
ربانی مولانا رشید احمد گنکوئی، مولانا محمد قاسم نانوتوی
بانی دارالعلوم دیوبند کا اہتمام سے تعارف کرایا
ہوئے لوگوں پر قلم اٹھایا جاتا تھا آج تو ہر چھوٹی بڑی
بھی شخصیت کو مقتدا اور مطاع بنا کر پیش کرنے پر
کیا ہے ہاں بعض شیعہ علماء کا بھی ذکر کیا ہے کہ وہ بھی
ملا جسیں صرف ہوئی ہیں اسی میں بعض وہ اہم اور
مرکزی شخصیتیں رہ گئیں جو اپنے عہد میں مرچنے کے لئے آئے، مولانا حنفی پر نقد
ہوئے تھے، اور انہیں استاذ الاسلامہ و استاذ الکلی کی
کاریخانی کا عہد ادا کر کر نہیں کرتے، حالانکہ وہ سرید
جیشیت حاصل تھی۔ انہیں گئے چھ لوگوں میں مولانا
چار منٹ کا رکھا گیا ہے اس طرح ۲۰ دن یعنی
چار میئے میں روز صرف چار منٹ دین یعنی کی نیت
سے نکال کر بغیر معلم کے آدمی عالم بن جائے گا۔ یعنی
دین کی ضروری یافتیں جن پر عمل کتا ہے اور وہ باتیں
جس سے پچھا ہے خاص طور پر مشرکان اعمال، بدعاویات
ورسمات کی یافتیں ان کا علم کسی حد تک حاصل
ہوئیں اور آفتاب عالمجابر بن کرافق پر چکیں،
زیر نظر کتاب اول الذکر شخصیت مولانا مملوک العلی
تائیدی کلمات اور مولانا سید عبد اللہ حنفی ندوی کی
تفسیریات، مولانا حسین عرفان اسین (گلکت) کی
تصویب کے ساتھ یہ کتاب شائع ہوئی ہے۔
دستاویز اور علمی کارنامہ ہے۔
وابحثی، علم حدیث کی خدمت و اشاعت، کتابوں کا

پڑویں کے ادائے حقوق کی پڑی اہمیت شریعت
سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ کے
اسلامی میں ہے، چنانچہ حضرت عمرو بن شعب سے
فرما رہے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس
ضدی کا ایک اہم ترین حق یہ ہے کہ باہم ایک
وہ سرے کو مکمل کون و راحت ہم ہو چکی جائے
اور پوری اختیاط برتنی جائے کہ آپ میں ایک دسرے
کوڑیہ بار کسی بھی قسم کی تکلیف داینا نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)
نیز پڑوی سے لڑائی بھگڑا بھی بہت محبوب
ارو بخوض ہے اور روز قیامت ذات درسوائی کا
کوڑیہ بار کسی بھی قسم کی تکلیف داینا نہ ہو، پڑوی کے کیا حقوق ہیں،
ایذا سانی بہت ہی تامل ملامت ہے، بلکہ ایک حدیث
یہ فرمایا کہ "کیا تم جانتے ہو، پڑوی کے کیا حقوق ہیں،
باعث ہے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ "قیامت کے
اس کے بعد نہایت ہی تاکید کے ساتھ قسم کا فرمایا
دن بارگاہ الہی میں سب سے پہلے دو مدی
کر قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ قدرت میں
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض
کیا کہ ایک خاتون کا نماز دروزہ اور صدقہ و خیرات
پڑوی سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی۔
میں بہت چاہا ہے لیکن وہ اپنے پڑویوں کو اپنی
زبان (وزاری) سے تکلیف بھی پہنچاتی ہے تو آپ
سلسلہ میں فرمائی ہے کہ "یعنی عبد الرحمن! اپنے پڑوی
عرض کیا کہ وہ دروغ میں جائے گی۔ پھر اس شخص نے
سے مت لڑا، یہ (تمہارے دکھ مصیبت میں) کام
کی موت سے پہلے (ادائے حقوق جوار کا خوب) موقع
اور صدقہ و خیرات میں زیادہ مشہور نہیں ہے لیکن وہ اپنی
زبان سے اپنے پڑویوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی ہے
پڑوی کے کام، سکون اور اطمینان کے خلاف ہے
تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ جنت میں جائے
کوادا کرنے والے کی پڑی چیزیں و تعریف فرمائیں
اس لیے آپ نے اس حرام فعل کی خوب خوب
ایک دوسری حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا
شاعت یہاں کی ہے کہ "چوری حرام ہے، خدا
اور رسول نے اس کو حرام کیا ہے، لیکن دس گھروں
میں چوری کرنے سے بڑا کہیے ہے کہ کوئی اپنے
پڑوی کے گھر سے کچھ جائے۔ (الادب المفرد)
یہ پڑویوں کی زبان (دوسروں کی ایذا
رسانی سے) حفظ نہ ہو اور کوئی مسلمان اس وقت
اوڑاہی جھکتے ہوئے جاتے ہیں اور جس طرح
تک کامل نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ اس کا پڑوی
اس کی ایذا سانیوں سے مامون نہ ہو۔ (احمد)
ایک دوسری حدیث میں بھی معمون بہت ہی مبلغ
زیادہ بیان ہوئے ہیں صرف حضرت معاویہ بن حمیدہ
و سلم نے فتفت جبراۓ بیان میں اس کی بار بار تاکید
ہو سکتا، اللہ کی قسم! وہ کامل مومن نہیں
سے مردی ایک ہی حدیث میں پڑویوں کے دس
فرمائی ہے۔ کاش! ہم مسلمانوں کو اس کی توفیق ملتی۔
باہر حقوق بیان ہوئے ہیں (طرانی) بہرکیف

علمی خبریں

محمد جاوید اختر ندوی

اس لئے کہ اسلام کے اقتصادی قوانین معاشی
بزرگی کا بہترین حل پیش کرتے ہیں، پوپ بینڈ ک

XVI نے بھی سرمایہ دارانہ نظام پر سخت تغیرات کی

ہے، ویٹن کن شی خود بھی مالی بزرگان کا شکار
ہے ۲۰۰۴ء کے ۱۸ میں الاقوامی اضافی بجٹ میں

۶ بیلین یورو کی کی واقع ہو چکی ہے جس سے سال

روز میں مزید کمی کا اندر یہ ہے۔

مسلم ممالک سوئزی بینکوں سے میں دوڑ دیا ہے، یہاں کی ایک مسلم تنظیم کے سربراہ
کا کہنا ہے کہ گذشتہ چالیس سالوں میں یہ پہلا واقعہ

ایضی دفعہ تکالیں: ترکی کے وزیر اور مالی امور کے مشیر خاص آجمن

بائیکوں سے مسلم ممالک سے رخواست کی ہے کہ وہ سور

بائیکوں سے جن اپنی رقم تکالیں، قابل غور ہے کہ ترکی

ضرورت: عالمی معاشری بزرگان کے تجیہ میں اسلامی بینک

وزیر کا یہ بیان اس وقت ایک خبر کے روشن کے طور پر
دیکھا جا رہا ہے، کیون کہ ابھی حال ہی میں وونگ کے

اندازہ کے مطابق عالمی فناں اسلامی ائمہ سری
جزیرہ آئے تباخ کے بعد سوئز لینڈ پاریٹ کے

جبھوکی نظام میں موجود حکومت بظاہر اس پابندی کی
مخالفت کر رہی تھی، کیون کہ اس سے جہوڑی نظام کی

شناخت کو تحسین نہیں پہنچے اور خاص طور سے عرب
ممالک کے ساتھ موزر لینڈ کے خلائق اتفاقات پر منفی

تصور پر پڑھتے ہوئے اعتماد کا تینجہ ہے کہ یہ سودا اور
غور طلب ہے کہ مختلف ممالک سے آئے

یہاں چار لاکھ مسلمان آباد ہیں اور پورے ملک میں
صرف چار سو ہزار خلائق طور پر لوگ گھروں

کیوں نہیں ادا کرتے ہیں، انہیں اذان دینے کی
آزادی ملی تھی، دیگر آزاد شدہ ریاستوں کی طرح

یہاں بھی مسلمانوں کی تعداد ۱۵ فیصد ہے، جبکہ
عیسائی ۳۰ فیصد ہیں، ملک کی اعلیٰ قیادت مسلمانوں

کے ہاتھوں میں ہے، مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ
سے اس ملک کو عالم اسلام کی سب سے بڑی تنظیم

اسلامی کافرنیس کی رلنگت بھی حاصل ہے، جبکہ اس
اجازت بھی نہیں ہے، حالانکہ یہ ایک جہوڑی نظام

بیک کے قیام کی راہ ہے، ملک کے قیادتی ممالک میں
آنکہ پابندی وونگ کی بنیاد پر کافی تھی

حال ہی میں ویٹن کن شی (Vatican City) نے بھی سرمایہ دارانہ نظام کو ناکام قرار دیتے
ہے، ملک کے ۲۲ میں سے ۲۲ صوبوں میں

۵۰۷۵ فیصد افراد نے پابندی عائد کرنے کے حق
ہوئے تجویز کیا ہے کہ معاشری بزرگان کے مل کے لئے

اسلامی کتابوں کی خرید و فروخت اور مطالعہ پر پابندی کا

تقریب جات۔ ۲۵ دسمبر ۲۰۰۹ء

لگایا جانا ہے، بلکہ ممنوع کتابوں میں عدالت نے قرآن

کریم کی بعض سورتوں کو بھی شامل کر دیا ہے، لیکن

تاتم بنا دیا ہے، یا اپنی نوعیت کا بہت اہم واقعہ ہے

عدالتی فیصلہ میں ان سورتوں کا ذکر نہیں ہے، اس حکم

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کو نشانہ

سلسلہ میں کمی ملازم کے سلسلہ میں کمی

کے بعد کتب خانوں اور دیگر مقامات سے پولیس نے

بنا یا گیا تھا۔

کارروائی کر کے اسلامی کتابوں کو ہٹا دیا ہے۔

خبر اُنہیں کی وجہ سے برطرف کر دیا تھا، لیکن اس کو

جماعت نے یہ ممنوع بنا یا تھا، اور اب تک ملزمین کی

دوبارہ ملازمت دیدی گئی ہے اور ڈیوبنی کے دوران

تماز ادا کرنے کی بھی اجازت مل گئی ہے۔

برطانیہ میں مختلف مساجد کے ائمہ کی کوششوں

کے بعد دوڑے شہروں میں یہ حکم نافذ کر دیا گیا ہے کہ

اور نہیں تاذ کا باعث بن جاتا، برطانوی پولیس کا

ذرانے کا جواز نہیں:

زوجی و زیر خارج "یونیس غارستور" نے کہا

کہنا ہے کہ یہ حملہ آور دائن میں بازو سے متعلق افراد

ہو سکتے ہیں جو برطانیہ کی مسجدوں کو نشانہ بنانا چاہ

رہے تھے۔ ان کا مقدمہ یہاں سے اسلام اور اسلامی

ہیڈکوارٹروں نے ایک آڑ پیش جاری کیا ہے کہ

شاعت کو ختم کرنا تھا۔

اخبار نے مزید کہا ہے کہ حملہ صرف برطانیہ

خاتون پولیس مساجد کے اندر اپنی ڈیوبنی انجام دیتے

کے مسلمان اور مسجدوں کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس

وقت کلے سر نہیں جاسکتی، مقصد یہ ہے کہ برطانوی

معاشرہ میں دیگر نماہب کے مانے والوں اور

کے بعض قرآن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ

مسلمانوں کے درمیان تعلقات کو خوکھوار بنایا

برطانیہ سے باہر بھی ایسا ہی کرنا چاہتے تھے، یہ اور

جائے، اور آپسی میں ملک اپ کے اندر مزید اعتماد

کیوں نہیں ہے اور موصوف نے کہا کہ نہیں کریں گے۔

اس حکم کے بعد پولیس کے ایک اعلیٰ ذمہ دار

لے کہا ہے کہ پولیس خاتمن کو عبادات کے مقامات پر

ایک بڑی امریکی کمپنی کا ملازمین

کو فحلاً ادا کرنے کی اجلازت:

ایک بڑی امریکی کمپنی کا ملازمین

کو فحلاً ادا کرنے کی اجلازت:

ایک بڑی امریکہ کے صوبہ "مینیسوٹا" کی ایک

متجہہ امریکہ کے صوبہ "مینیسوٹا" کی ایک

رہنمائی کا پابند ہر ایک مذہبی جگہ کے لئے بنایا

گیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہم کس قدر ثابت

ذہن رکھتے ہیں اور دینی شعائر و اعمال کا کتنا احترام

عالمی کمپنی "دول مارٹ" نے ان سلم ملازمین کو

دوبارہ کام کرنے کا موقع دیا ہے جنہیں کمپنی نے اس

سے قبل کمپنی کے اندر نہیں ادا کرنے کی وجہ سے

پولیس افسران اس حکم کا استقبال کریں گے۔

مساجد میں سے ہر کوئی ایک اعلیٰ

لمازتم سے برطرف کر دیا تھا، کمپنی کے ایک اعلیٰ

ہیں اور اسکوں، کالمجز یونیورسٹیاں اور کسی بھی افس

یا کمپنی میں "ڈیوبنی" کے دوران اس کے استعمال پر

کوئی پابندی کی بات نہیں کرتے۔

☆☆☆☆☆

مشہور اخبار سنٹے ناگز (Sandy Times)

ڈیوبنی کے دوران وقت پر اپنی دینی عبادات انجام

لگایا جاتا ہے، بلکہ ممنوع کتابوں میں عدالت نے قرآن

کریم کی بعض سورتوں کو بھی شامل کر دیا ہے، لیکن

وائس رہبے کے یہ حکم اس وقت آیا ہے جب کچھ

عدالتی فیصلہ میں ان سورتوں کا ذکر نہیں ہے، اس حکم

کے بعد کتب خانوں اور دیگر مقامات سے پولیس نے

بنا یا گیا تھا۔

اگر دیکھ دیا جائے تو اس کی وجہ سے برطرف کر دیا تھا، اور اب تک ملزمین کی

کارروائی کر کے اسلامی کتابوں کو ہٹا دیا ہے۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کو نشانہ

پہنچا گیا تھا،

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

جس میں خاص طور پر مسلمانوں اور مسجدوں کے سلسلہ میں کمی

پہنچا گیا تھا۔

پونہ میں رابطہ ادب اسلامی اور اصلاح معاشرہ کے اجلاس

اد...

ہے اس کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ غمگزاری و ہمدردی اور تعاون بہتر طریقہ سے ہوتا ہے، یہ تعاون صرف دنیاوی راحتوں و دنیاوی مقاصد کے لیے ہی نہیں بلکہ دینی و اخلاقی کردار سازی کے لیے بھی ہوتا ہے، آپس کے مشورہ کے ساتھ دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرنے اور مفید بات بتانے سے معاشرہ میں بہتری پیدا ہوتی ہے جس سے انسانی زندگی کو ترقی حاصل ہوتی ہے اور انسان بڑے مقاصد حاصل کرتا ہے، اگر معاشرہ آپس میں تعاون ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کا رویہ نہ اختیار کرے تو اس سے انسانی معاشرہ کو ترقی نہیں ہو سکتا اور وہ معنوی معاشرہ نہیں بن سکتا۔

۲۰

سب کی ذمہ داری ہے کہ اسلام میں تاسخانہ حویلے لو
سے نہیں اور دنیا کو دکھائیں کہ اسلام نے کیا
رہنمائی عطا کی ہے، افسوس ہے کہ ہم اسلام کا نمونہ
اچھا نہیں چیش کر پا رہے ہیں، ضرورت ہے کہ ہم
بہتر نمونہ چیش کریں، اسلام کے سلسلہ میں جوغلط
نہیاں ہیں وہ دور ہوں، ہم یہ بھی دیکھیں کہ ہمارے
پڑوی کون ہیں اور ان کا کیا عقیدہ ہے اس
کے لوگ جانتے نہیں کہ اعلیٰ اقدار کیا ہیں اس لیے کہ
تب تک ہم ان کے سامنے صحیح بات اچھی طریقہ سے
نہیں لاسکتے، اسلام نے ہماری کیا رہنمائی کی ہے
اور ہم کو کیا قدر ہیں دی ہیں، ہم ان قدر ہوں کو اپنی
زندگی عمل سے ظاہر کریں، انسانیت اس وقت ثوٹ
ریعی ہے، آپ دیکھئے اخبارات کے ذریعہ اور معاشرہ
میں کس قدر برائیاں پھیلتی جا رہی ہیں اور قدر ہیں
لٹوتی جا رہی ہیں، انسانیت بر باد ہو رہی ہے، انسان
کو اللہ نے اعلیٰ شعور عطا کیا ہے اور اگر وہ اعلیٰ شعور
انسانیت کا درس دیا کر نہیں، خود تم نے اخلاق کا کردار
معروف اور جدید لمحے کے شرعاً
سے کام نہیں لیتا تو وہ انسانیت کی خدمت نہیں کر سکتا،
ہم انسانیت کا نمونہ لانے کی کوشش کریں، اسلام
نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے۔

میں دوسری قوموں کا نگران بنا لیا گیا ہے، ہم کیا کام بھی بھر پور تعارف پیش کیا۔
کر رہے ہیں، ہم یہ دیکھیں کہ کیا ہم اعلیٰ قدر ہوں کی ادب کا اجلاس دونشتوں
رہنمائی کر رہے ہیں، اس پر غور کرنا بہت ضروری نشست میں تشریی نگارشات پیش
ہے، ایک مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ دوسروں کے ابتداء مہتمم اسباق کے درینہ
سامنے اعلیٰ قدر ہوں کی رہنمائی پیش کرے۔
انسان میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات رکھی ہے کہ میں منور بیر بھائی نے اپنے مخصوص
اقبال کے کلام میں مسجدوں کا ذکر، ”جس
پر ایک مقالہ پیش کیا، جب کہ ح
بیش احمد النصاری اور قاضی مشتاق احمد
تعلیم اور سماج میں ادبی قدر ہیں جیسے
ادبی انداز میں اپنے مقالے پیش کے
دوسری نشست شعری بھی
مخصوص تھی، جس کی عمدارت بڑی
نے کی، اس نشست میں دلدار بڑی
دوسری نشست شعری بھی
انسانیت کا اعلیٰ مقام کیا ہے
دوسرा برباد ہو جائے، انسانیت کا اعلیٰ مقام کیا ہے
اعلیٰ اقدار کیا ہیں یہ جیز نظر انداز کر دی گئی ہے،
دوسری قومیں اگر کریں تو وہ جانیں لیکن ہم
اگر نظر انداز کر دیں تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے
انسانیت کا درس دیا کر نہیں، خود تم نے اخلاق کا کردار
کیا، پروگرام کی نظمات جو ان فکر
سے کام نہیں لیتا تو وہ انسانیت کی خدمت نہیں کر سکتا،
لباس پہن لیں تو پورے ملک، سارے قوم اور
پڑویوں کو فائدہ پہنچے گا اور لوگ اسے اختیار کرنے
جلے میں بڑی تعداد۔

نے ہمیں کیا تعلیم دی ہے۔
مولانا محدث نے کہا کہ معاشرہ کی اصلاح ہم پر
زیادہ فرض ہے اس لیے کہ اللہ نے امت
شاہد بنایا ہے، اللہ جب ہم سے پوچھے گا تو ہم کیا
جواب دیں گے، اسلام اور اسلامی تعلیمات نے
ایک ایک چیز بتا دی ہے اور جو بہتر سے بہتر ہو سکتا
ہے وہ بتا دیا ہے، اس امت کے اعلیٰ سطح کے اخلاق
کے نمونے موجود ہیں، ہم اس کو دیکھیں تو آنکھیں
کھل جائیں کہ انسان اتنا اچھا ہو سکتا ہے، فرشتہ
ہو سکتا ہے، ہم خواہش نفس کی وجہ سے شیطان کی
طرف زیادہ جاتے ہیں اور فرشتہ کی طرف کم جاتے
ہیں، بحیثیت مسلمان ہم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد
ہوتی ہے کہ ہم دننا کے رہنماء اور نگران ہیں،
ادب اسلامی کے سمامی بجزیلے "کاروان ادب" کا
کتب سماں کے مطابقت نہیں رکھتا وہ فنا ہو جاتا ہے،
اور ایسی تخلیقات و قیمتی چیز بن کر رہ جاتی ہیں۔ عالی رابطہ
جزل سکریٹری اعلیٰ شرف الدین نے مختلطین، شرکاء،
جلہ کے اختتام سے پہلے عظیم والدین کے
ادباء، شعراء اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ اس
تم کے پروگراموں کے انعقاد پر زور دیا۔

